SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Friday, April 23, 1999.

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ومن یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبین والصدیقین والشھدآء والصٰلحین وحسن اولٰئک رفیقا O ذٰلک الفضل من اللہ وکفٰی باللہ علیما O

ترجمہ ، اور جو لوگ خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں وہ (قیامت کے روز) ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر خدا نے بڑا فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ اور ان لوگو ں کی رفاقت بہت ہی خوب ہے۔

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین۔ جی وزیر صاحب ! آپ جواب دیں گے Culture, Sports کے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب وہ آتے ہی ہوں گے، قریب ہی ہیں، پہنچنے والے

ہوں گے۔ ابھی پہنچتے ہیں۔ اتنی دیر میں راجہ صاحب کے question لے لیں۔

جناب چیئرمین۔ جی۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ راجہ صاحب کا ایک question ہے، اتنی دیر میں وہ کر لیں۔

جناب چیئرمین۔ اس کے بعد Water and Power ہے۔ گوہر ایوب صاحب تو ہمیشہ وقت پہ آتے ہیں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جی وہ ہمیشہ وقت پہ آتے ہیں، مشاہد حسین بھی وقت پہ آتے ہیں۔

Mr. Chairman: He is punctual and very responsible.

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ کوئی وجہ ہو گئی ہو گی۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ راجہ صاحب سے میرا ایک سوال ہے۔ کونسا نمبر ہے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ وہ شروع کریں۔ 72۔

جناب چیئرمین۔ نہیں، نہیں، آجائیں گے۔ میرے خیال میں 78 پہلے کریں۔ ہاں جی۔ O.K۔ جی Question No. 72.

72. * **Dr. Safdar Ali Abbasi:** Will the Minister for Religious Affairs, Zakat usher and Minorties Affairs be pleased to state;

(a) whether it is a fact that honorarium has been granted to various employees of Ministry of Religious Affairs and Ministry of Finance in connection with dealing the business of Nifaz-e-Shariat Convention held in 1998, if so, the names and designations of the persons to whom it has been granted indicating also the amount granted to each; and

(b) the details of duties performed by the said persons?

Raja Muhammad Zafarul Haq: From out of the funds, provided for holding the National Nifaz-e-Shariat Consultative Convertion(Men & Women) honoraria was granted with the approval of Finance Division to employees of this Ministry. However, orders have been issued to recover the honorarium from all concerned employees.

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ جناب شاہ صاحب آ گئے ہیں۔ پہلے شاہ صاحب کا کر لیں۔

Mr. Chairman: O.K

جی کیا وجہ ہو گئی تھی۔

Javaid Miandad has resigned that is the reason. O.K Question No.58 AqilShah

Syed Aqil Shah: Question No. 58.

58 ***Syed Aqil Shah:** Will the Minister for Culture, Sports, Tourism andYouth Affairs be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to provide the following facilities to the hotel industry:-

(i) electricity charges on tariff provided for industries; and

(b) exepption/relaxation and duties against import of specialised equipments for hotels?

Mr. Mushahid Hussain Syed: (i) According to the provision of WAPDA schedule of tariff, motive load of hotelier is already being charged at industrial tariff where as the general load is chargeable at general supply tariff A-2.

(ii) The Central Board of Revenue has already issued a SRO 28(1)/98, dated 17-1-1998, regarding exemption/relaxation on import duties on the machinery and equipment not manufactured locally, if imported by the hoteliers.

Mr. Chairman: Answer taken as read, supplementary question.

سید عاقل شاہ۔ جناب! میں نے یہ پوچھا تھا کہ ہوٹل کو انڈسٹری قرار دیا گیا ہے کہ نہیں اور دوسرا یہ کہ جو electricity کے charges ہیں یہ کس tariff پر charge کر رہے تھے۔ جواب میں انہوں نے یہ لکھا ہے کہ

according to the provisions of WAPDA schedule of tariff, motive load of hotelier is already being charged at industrial tariff where as the general load is chargeable at general supply tariff A-2.

اب میں سمجھ نہیں پا رہا کہ اس کا مطلب کیا ہے اور جو جواب انہوں نے دیا اس میں کتنی حقیقت ہے۔ بہرحال. being hotelier that I know کہ کوئی ایسی بات نہیں ہے اور industrial rate charge نہیں کیا جا رہا تو میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ جو جواب آیا ہے اس کے متعلق یہ تھوڑی سی وضاحت کر دیں تو شاید میں سمجھ پاؤں۔

جناب چیئرمین۔ جی. Minister for Tourism.

Mr Mushahid Hussain Syed: Thank you very much, my apology is again for the delay in arriving because of certain circumstances. First of all, regarding the first question about Tourism being an industry

میرے پاس Prime Minister صاحب کا directive ہے جو 27th February کو issue ہوا ہے جس میں clearly specify کر دیا گیا ہے کہ the status of Tourism industry to Tourism projects be restored تو یہ نہیں تھا۔ اب اس کی ہم implementation کی کوشش کر رہے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے financial benefits بھی ہوں گے، وہ بھی ساتھ ہوں گے۔

When I took over as Tourism Minister, this is my one first task and initiative and the Prime Minister very kindly agreed to that

اور اس کو ہم آگے بڑھائیں گے۔

دوسرا شاہ صاحب نے جو سوال پوچھا ہے اس کے بارے میں WAPDA سے ہماری بات ہوئی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ ساری uniform policy ہے۔ Because they treat all industrial concerns inclusive of hotels as one industry اور وہی tariff apply کیا جاتا ہے۔ But our own view is that we do support the hotel industry اور اس پہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ WAPDA والوں سے بات کی جائے تو معاملہ کچھ آگے چل سکتا ہے لیکن I would also like to say that WAPDA has one genuine point of law, they are very short of money and there is need to increase the revenue, وہ ایک problem ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی عاقل شاہ صاحب۔

سید عاقل شاہ۔ جناب ! بات یہ ہے کہ shortage of fund کی بات نہیں ہے۔ یہ پتا کرائیں کہ is hotel an industry or not, if it is an industry, it should be treated as per which all the industries----- اور ان کا tarrif وہ ہونا چاہئیے جو باقی industries کا ہے۔ اب تک تو یہ بات سامنے آئی ہے، is the hotel be treated as industry or not یہ بتائیں۔

جناب مشاہد حسین سید۔ 97 میں، I think, there were some problems that they replaced the service sector اور اس پہ وہ problem شروع ہوا but our view now is. Ministry of Tourism's, that since hotels and Tourism are an industry, the hotels are part of the Tourism industry. So, hotels in our view are an industry. We will pursue a policy in accordance with this basic policy progress.

سید عاقل شاہ۔ تو آپ یہ بات agree کرتے ہیں کہ جو tariff ہے یہ industrial rate پہ ہونا چاہئیے۔

جناب مشاہد حسین سید۔ ہاں جی ہمارا view یہی ہے۔

سید عاقل شاہ۔ اور اس کی implementation کب تک ہوگی۔

جناب مشاہد حسین سید۔ اس پہ ہماری بات چل رہی ہے۔ We held meeting with the CBR, CBR نے ہمیں دس دن پہلے کہا ہے کہ they are not agree with the view. Now we have sent the summary to the Prime Minister. میں نے PM سے time بھی لیا ہے، انہوں نے time دیا ہے محرم کی holidays کے بعد تو

we will have this thing clear at the highest level, from the Prime Minister and I am sure that the PM would be sympathetic to the Tourism Industry because PM is very tourism friendly.

سید عاقل شاہ۔ جناب ! part (b) کا پوچھنا ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی part (b) کا بھی پوچھ لیں ' کیا ہے۔

سید عاقل شاہ۔ جناب ! اس میں ایک SRO کا ذکر کیا گیا ہے 28 (1)/98, dated 17-1-1998, regarding exemption/relaxation on import duties on the machinery , not manufactured. اب یہ دیکھیں کہ جو سوال ہے exemption/relaxation on duties against import of specialized equipment کی بات ہو رہی ہے۔ اب اس hotel industry میں کئی ایسی چیزیں ہیں جو کہ امپورٹ کرنی پڑتی ہیں اور وہ یہاں manufacture نہیں ہو رہیں۔ SROs کے باوجود آپ چکر لگاتے رہیں گے اور آپ کو import duty میں relaxation نہیں ملے گی۔ اس کے علاوہ جناب والا! میں نے مشاہد صاحب سے بات کی تھی اور ٹورازم پر جو سیمینار ہوا تھا اس میں بھی میں نے بات کی تھی کہ wealth tax hotels پر لاگو ہے اور وہ ایسا ہے کہ کمرہ کرایہ پر لگا ہوا یا نہ لگا ہو ' اگر خالی بھی ہو تو wealth tax charge کرتے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ زیادتی ہے ۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ tourism promote ہو تو اس کی hotel industry back bone ہے ۔

جناب چیئرمین۔ جب کمرہ خالی ہو تو bed نکال دیا کریں۔

سید عاقل شاہ۔ جناب والا! آپ نے کہا کہ bed نکال دیا جائے مگر کیا مشاہد صاحب خود نہیں سمجھتے کہ wealth tax خالی کمرے پر بھی ہوتا ہے ' we have to pay اس کے متعلق ذرا وضاحت کریں۔ جناب والا! SROs تو ہیں مگر ان پر implementation نہیں ہو رہی اور آپ کو کئی چکر لگانے پڑیں گے پھر بھی آپ کو نہیں ملے گا۔

Mr. Mushahid Hussain Syed: Sir, I will answer both the questions. The second question first.

جہاں تک bed tax کا تعلق ہے ظاہر ہے ٹیکس تو ہم نہیں لگاتے لیکن اب چونکہ ہم tourism promote کرنا چاہتے ہیں ۔

We have declared 2001 as the visit Pakistan year. We have taken some very major initiatives on tourism.

ہم چاہیں گے کہ اس قسم کے bureaucratic red tapes or road blocks چاہے وہ سی بی آر کے ایس آر اوز ہیں یا کسی سیکشن آفیسر نے کوئی چیز ڈالی ہو‘ وہ remove کریں۔

We will try to work out on that one also.

دوسرا سلسلہ جو SROs وغیرہ کا ہے ‘ we are taking it up with the concerned authorities اور میں ان کو inform کرنا چاہتا ہوں کہ

last week I had a luncheon meeting with Prince Amin Agha Khan. They have started a new hotel named " Sarina", a five star hotel.

اسلام آباد میں بنے گا It will be a major investment of 26 million US dollars. انہوں نے بھی یہ issue about the import of equipment from outside raise کیا تھا and I personally agree کہ یہ نہیں ہونا چاہیئے ‘ اس قسم کے جو پرانے outmoded rules and regulations ہیں ‘ which regard the promotion of tourism and are road blocks

ان کو ہم remove کرنے کی کوشش کریں گے اور

I am sure that within a few months you will see positive results.

جناب سیف اللہ خان پراچہ۔ جناب والا! وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ tourism promote کرنے کے لئے وہ چاہتے ہیں کہ ہوٹلوں کو industrial status دیا جائےمگر واپڈا والے نہیں مانتے تو کیا وزیر صاحب اس مسئلے کو ECC کے سامنے لے جائیں گے تاکہ وہاں پر فیصلہ ہو جائے کہ اس کو کس قسم کا status دیا جائے۔

جناب مشاہد حسین سید ۔ اس سے واپڈا کا تو تعلق نہیں ہے۔

I think you got it wrong. Let me clarify. WAPDA is only concerned with the application of specific tariff whether those are industrial or commercial,

ان کو interest ہے کہ جی ہم کتنا پیسہ لے سکتے ہیں ۔ انہوں نے اپنی categorization کی ہے

whether they are industrial or commercial.

ظاہر ہے کمرشل کو زیادہ رگڑا ملتا ہے industrial is less, so اس سے واپڈا کا تعلق نہیں ہے۔ وہ separate issue ہے۔ یہ جو issue ہے۔

this is linked more with the Finance Ministry and the Industries Ministry

ان سے ہم take up کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ سوالنمبر 60 کی بجائے 61 لے لیتے ہیں ۔ سوال نمبر 61۔

61. * **Mr. Sajid Mir** : Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the total amount of loss suffered on account of theft of gas and Sui Northern during 1995-96 and 1996-97 separately?

Ch. Nisar Ali Khan: It is not possible to calculate the amount of loss on account of theft of gas. However, the theft of gas as detected by SNGPI and billed subsequently to the concerned parties was as under:-

Year	Rs. in Million
1995-96	8.08
1996-97	114.51

جناب چیئرمین۔ جی کوئی supplementary question نہیں ہے۔ سوال نمبر 62۔

62. ***Mr. Sajid Mir**: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the total value of gas meters declared as scrap during the years during 1995-96 and 1996-97 separately?

Ch. Nisar Ali Khan: The total value of gas meters declared as scrap by the two gas companies during 1995-96 and 1996-97 is given as below:-

Financial Year	Value of meters Scrapped (Rs.Million)
1995-96	3.221
1996-97	3.986

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ- گیس پورے ملک کا بہت بڑا اور بہترین source ہے - اس سے آمدنی بھی اس طرح سے ہونی چاہیئے جس طرح کی یہ قیمتی پیداوار ہے - مگر یہ جو theft کی بات کی گئی ہے ' میں اور تو نہیں جانتا لیکن یہ جو صنعت کار ہیں' وہ اسلام آباد میں ہوں یا کسی اور علاقہ میں ہوں' وہ اس کی اب بھی بے پناہ چوری کر رہے ہیں - اس کے ذریعے اربوں روپے کما رہے ہیں مگر state exchequer کو نقصان ہو رہا ہے - گھریلو صارفین کا مجھے پتہ نہیں بڑے بڑے ہوٹلز اور صنعت کاروں کے متعلق سنتے ہیں- میرا ان سے ضمنی سوال یہ ہے کہ ان صنعت کاروں کو کیسے اجازت ہے کہ وہ ملی بھگت سے گیس کی چوری کریں- اس کا کیا تدارک کریں گے -

چوہدری نثار علی خان- شکریہ جناب چیئرمین!! اگر record دیکھیں تو پچھلے دو سالوں میں ان utility companies Sui-Southern and Sui-Northern کو صحیح lines پہ activate کرنے ' ان کو revamp , reorganize کرنے totally on commercial or corporate lines, چوری اور theft کو روکنے کے لئے بنیادی اقدامات ' جیسے میں نے گزارش کی کہ record and figures کا تجزیہ کریں تو جتنے ہماری حکومت نے کئے ہیں وہ پچھلے شاید بیس سالوں میں نہیں ہوئے ہوں گے اور یہی وجہ ہے کہ پچھلے سال جو 95-96 figures میں دیئے گئے ہیں آپ دیکھیں گے کہ ۸۰ لاکھ روپے کی چوری پکڑی گئی اور اس کے بدلے جو پیسے recover ہوئے وہ تقریباً بیس لاکھ تھے- پچھلے سال ہم نے ۱۶ کروڑ کی چوری پکڑی as a result of various measures that we have taken, میں 98-99 کی بات کر رہا ہوں اور بہت major portion of recoveries ہوئی ہیں - میں ابھی اس کی exact figures اس لئے نہیں دے سکتا کہ we are still in the process of tabulating it. جو پچھلا سال گزرا ہے 96-97 اس میں ہمیں صرف چھ مہینے کام کرنے کا موقع ملا - آپ اس میں بھی دیکھیں کہ 11 کروڑ کی چوری ہم نے identify کی جس میں تقریباً ڈیڑھ کروڑ کی recoveries ہوئیں- باقی ابھی تک recoveries اس لئے نہیں ہو سکیں کیونکہ کسی نے جا کر عدالت میں stay لے لیا' کسی نے کسی اور طریقے سے رکاوٹ ڈال دی - تو ہم ایک massive exercise کر رہے ہیں اور مجھے یقین ہے انشاء اللہ کہ آپ آئندہ تین مہینوں میں دیکھیں گے کہ سوئی گیس کے اس ایریا میں ' theft کے area میں بھی massive improvement ہوئی ہے بلکہ overall جو ہم revamping کر رہے ہیں اور اسے reorganize کر رہے ہیں اس کے نتیجے میں both utility companies will come out as better economic units.

Mr. Chairman: Yes please Bhinder Sahib.

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا میرا سوال، سوال نمبر ۶۲ کے بارے میں ہے۔

جناب چیئرمین۔ یہ دوبارہ theft پہ آگئے ہیں۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ ۶۲ پکارا تھا آپ نے۔

جناب چیئرمین۔ ہاں۔ ۶۲ بعد میں کرلیں گے۔ جی زاہد خان صاحب! آپ کا ۶۱ پر سوال ہے کوئی۔

جناب محمد زاہد خان۔ جناب چیئرمین صاحب! میرا سوال ہے کہ کیا کمپنی کی مالی position اب بہتر ہوئی ہے اور اگر بہتر ہوئی ہے تو آپ نے 92-94 میں جن شہروں، جن علاقوں میں منظوری دی تھی ان پر کام کریں گے یا نہیں کریں گے؟

Mr. Chairman: Minister for Petroleum.

چوہدری نثار علی خان۔ یہ میرے دوست زاہد صاحب سوال تو پوچھنا چاہتے ہیں مینگورہ کے بارے میں، میں پہلے بھی ان سے گزارش کر چکا ہوں کہ انشاء اللہ اس سلسلے میں ہماری وزارت کی پوری support ہو گی۔

We have taken up the case with the Prime Minister's Secretariat. We need some additional money and as soon as that is available, I assure the honourable Senator that funds will be made available for this project.

مجموعی طور پر ہماری سوئی ناردرن اور سوئی سدرن کی مالی پوزیشن بہتر ہوئی ہے

totally due to administrative efforts.

جناب چیئرمین! جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ پچھلے دو سال میں قیمتوں میں اضافہ نہیں ہوا اور یہ record ہے، اگر پچھلے بارہ چودہ سالوں کا تجزیہ کریں تو یہ کبھی نہیں ہوا کہ ایک سال سے زیادہ مدت گزری ہو اور گیس میں upward revision in tariff نہ ہوا ہو۔ اب تقریباً ڈھائی سال ہونے کو ہیں ہم نے گیس کی قیمتوں میں اضافہ نہیں کیا اور ہم نے کوشش یہی کی ہے کہ چوری روکی جائے جو administrative causes ہیں، وہ روکی جائیں، overheads جن میں medical, overtime and transport ہے، یہ بھی ایک

record ہے کہ ہم نے پچھلے اٹھارہ مہینوں میں تقریباً overall in gas سات ارب روپے کی saving کی ہے۔ اس سلسلے میں میں پہلے بھی ایک دفعہ گزارش کر چکا ہوں،

we have taken very major initiatives and issues, I mean, the process of bringing those initiatives before the Senate Standing Committee.

میں نے خدائے نور صاحب سے پچھلی دفعہ بھی گزارش کی تھی۔ تو اس وجہ سے جو overall financial health ہے inspite of lower tariff is much better than two years ago.

Mr. Chairman: Habib Jalib Sahib, yes please on 61.

جناب حبیب جالب بلوچ۔ جناب والا! گیس کے losses or theft سے متعلق وزیر صاحب نے جو جوابات دیئے ہیں، میں اس ضمن میں ایک اور theft یعنی loss or deprivation of rights کی بات کروں گا اور وہ یہ ہے کہ gas development surcharge, جو گیس کی valuation ہے وہ per well کے حساب سے differ کرتی ہے۔ مثلاً بلوچستان کو ۲۴ روپے per thousand cubic ان کی قیمت دی جاتی ہے against hundred and hundred twenty per thousand cubic. گورنمنٹ آف بلوچستان نے بار بار Ministry of Petroleum and Gas کو اور Federal Government کو اس ضمن میں letters لکھے اور کہا کہ Gas Development Surcharge جو بلوچستان کے حوالے سے ملتا ہے وہ انتہائی کم ہے۔ جس سے بلوچستان کو جی ڈی ایف کے حوالے سے 3.4 بلین نقصان ہو رہا ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ سب سے بڑی چوری سمجھ لیں، deprivation of rights سمجھ لیا یہ خود unconstitutional ہے کیونکہ

the subject of gas is included in Part II of the Federal Legislative list and all policy decisions of gas have to be placed before the Council of Common Interests.

اس میں بھی یہ ابھی تک نہیں رکھا گیا تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بہت بڑا ڈاکہ ہے۔

جناب چیئرمین۔ آپ کا سوال کیا ہے۔

جناب حبیب جالب بلوچ۔ سوال یہ ہے کہ بلوچستان اس وقت سارے پاکستان کو سب سے زیادہ گیس مہیا کرتا ہے۔ ۱۹۷۲ء سے آٹھ ہزار سے زیادہ کارخانے بلوچستان کی گیس سے چل رہے ہیں۔ ۱۹۵۲ سے بلوچستان گیس فراہم کر رہا ہے۔ تو اس صورت سے بلوچستان سے ۲۴ روپے ہزار کیوبک فٹ گیس

آپ خریدتے ہیں۔ اور کنوؤں سے آپ ۱۰۰ روپیہ ۱۲۰ روپے خریدتے ہیں۔ تو بلوچستان کے کھاتے میں یہ کمی کیوں آئی ہے۔ تو کیا بلوچستان کی شکایت کو آپ redress کریں گے۔

چوہدری نثار علی خان۔ جناب چیئرمین! حبیب جالب بلوچ صاحب کا سوال جو ۶۱ سے متعلق ہے جس میں بینادی طور پر سوئی ناردرن گیس کے میٹرز کے متعلق سوال ہے۔ اس سے اس کا دور دور تک کوئی تعلق نہیں ہے۔ مگر چونکہ انہوں نے سوال کیا ہے اور آپ نے اجازت دی ہے۔ تو میں اس کا جواب دیتا ہوں۔

At the outset let me very categorically say that the honourable Senator has his figures totally missed up,

جس طرح انہوں نے سوال کیا ہے، شاید وہ بہتر طریقے سے سوال نہیں کر سکے یا میں سمجھ نہیں سکا۔

But I don't blame him. It is a very very technical question and I think it will take atleast half an hour for me to explain to you the concept of GDF. How it is evaluated. How different fields which have been developed over the last 50 years

ان کے بارے میں جی ڈی ایف کس طریقے سے calculate ہوتا ہے اور پھر disburse کس طرح سے ہوتا ہے۔

Without taking Senate's time, I would just like to contradict his basic assertion that a certain province, I am sorry, Balochistan is being deprived of its rights by the present government.

اگر وہ اس سلسلے میں تھوڑی سی magnanimity show کرتے تو کم از کم وہ اس بات کا اظہار ضرور کرتے کہ ۵۱-۵۲ء میں گیس بلوچستان میں discover ہوئی اور ۷۲-۷۳ میں پاکستان کا جو نیا آئین ہے۔ جس کا انہوں نے یہاں ایک ریفرنس دیا، وہ نافذ ہوا اور ۹۱ء تک کسی کو یہ توفیق نہیں ہوئی کہ وہ اس کو in letter and spirit implement کرتے۔ ڈاکہ یا چوری یا deprive کرنا تو دور کی بات ہے، اللہ کی مہربانی سے یہ ہماری گورنمنٹ ہے جس نے in letter and spirit اس constitutional provision کو implement کیا۔ کسی کو زیادہ ہوا کسی کو کم ہوا۔ جو پرانی فیلڈز ہیں، ان کا گیس purchase agreement کیا ہے یا گیس sale agreement کیا ہے جو under the petroleum policy ہے۔ وہ ہماری پالیسی نہیں ہے۔ ہماری پٹرولیم پالیسی بھی تھی۔ ۱۹۹۴ء میں پیپلز پارٹی کی بھی آئی۔

It is continuation of the same. So the gas purchase agreement and gase sale agreements are governed by these policies

یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک گیس discovery جو آج ہوئی ہے اس کا گیس sale agreement وہی ہو جو ۱۹۵۰ء میں ہوا تھا۔

Without again going into the technical aspects, let me assure him that the present government will do everything to ensure that the constitutional provisions particularly, in reference to the smaller provinces are implemented.

مجھے اس بات کا احساس ہے کہ اس میں صرف ہماری منسٹری ہی involve نہیں ہے، سی بی آر involved ہے، منسٹری آف فنانس involved ہے، over all گورنمنٹ involved ہے۔ میں ان کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ

in letter and spirit we will try, I am talking on behalf of my Ministry and on behalf of the government, we will implement the provisions of the Constitution.

جہاں کسی کو شک ہے، جہاں کسی کو اعتراض ہے، جہاں کسی کو گلہ ہے، we have the Provincial Coordination Committee جس کو میں خود Head کرتا ہوں۔ اگر کسی کو کوئی گلہ شکوہ ہے تو ضرور غور کریں گے اور دور کریں گے۔

جناب چیئرمین - شکریہ - We go back to question No. 60, Dr. Safdar Abbasi Sahib. جی بھنڈر صاحب ضمنی سوال۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا! بات یہ ہے کہ 81 نمبر سوال بھی اسی سے ملتا جلتا ہے۔ اگر اس کو بھی اس کے ساتھ ہی put کردیں تو اکٹھے بحث کر لیں گے۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے جی سوال نمبر ۶۰ اور ۸۱ اکٹھے لئے جاتے ہیں، جی صفدر عباسی صاحب۔

60.* **Dr. Safdar Ali Abbasi:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state the total units consumed by WAPDA consumers during the year 1998 in each of the following categories:-

1-50	Units
51-150	"
151-300	"
301-1000	"
1001-2000	"
2001-3000	"
3001-4000	"

4001 and above units,

Mr. Gohar Ayub Khan: The detail of total units consumed by WAPDA consumers during the year 1998 in each of following categories are as under:-

1-50	Units	574,876
51-150	"	4,017,532
151-300	"	4,556,607
301-1000	"	3,549,302
1001-2000	"	521,838
2001-3000	"	165,065
3001-4000	"	68,660
4001 and above		637,982

81. * **Ch. Muhammad Anwar Bhinder:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state;

(a) the total production of electricity by WAPDA, source-wise, during 1993-94,1994-95,1995-96,1996-97 and 1997-98;

(b) the losses suffered by WAPDA during transmission, source-wise, during the said years; and

(c) the net electricity supplied by WAPDA to the consumers, source-wise, during the said years and the revenue earned through out?

Mr. Gohar Ayub Khan: (a) Attached as Annexure-I

(b) and (c) Attached as Annexure-II.

Annexure-'I'

SOURCE WISE GENERATION.

16–04–1999.

SOURCE.	1993–94 (MKWH)	1994–95 (MKWH)	1995–96 (MKWH)	1996–97 (MKWH)	1997–98 (MKWH)
HYDEL.	19435.78	22858.09	23203.78	20845.81	22064.27
WAPDA THERMAL.	22597.94	23025.57	25016.52	19022.98	17449.15
IPP's.	0.00	0.00	127.06	11004.17	13741.02
KESC IMPORT.	350.71	204.97	296.27	90.56	160.56
TOTAL.	42384.43	46088.63	48643.63	50963.52	53415.00

C:\GMSO\COMP\SC I-GEN.WK3

Annexure- II

SENATE QUESTION NO.81
MOVED BY CH. MUHAMMAD ANWAR BHINDER

b) **Losses suffered by WAPDA during Transmission:-**

Year	%age Losses
1993-94	8.5 %
1994-95	7.6 %
1995-96	7.7 %
1996-97	8.2 %
1997-98	8.4 %

c) **The Electricity supplied by WAPDA to the Consumers and Revenue earned.**

Year	Units Supplied (Million KWH)	REVENUE	
		Assessment (Rs. In Million)	Realization (Rs. In Million)
1993-94	32131	50681	50498
1994-95	35032	63774	63120
1995-96	36856	83347	78837
1996-97	38529	95324	94513
1997-98	39422	113142	93342

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ جناب! جیسا کہ اس کا جواب آیا ہے، زیادہ یونٹس کی consumption تین کیٹیگریز میں ہے۔ تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں، حقیقت میں جب میں سوال پیش کر رہا تھا تو شاید کچھ میری غلطی کی وجہ سے رہ گیا ہے، یہ جو ابھی انہوں نے prices increase کی ہیں وہ ان تینوں کیٹگریز کے لئے کیا ہیں جو یکم اپریل ۹۹ء سے واپڈا نے کی ہیں؟

جناب گوہر ایوب خان۔ جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے معذرت چاہتا ہوں کہ چونکہ ورلڈ بنک، ایشین بنک اور باقی فنانشل ایجنسیز کے ساتھ غازی بروتھہ کے بارے میں مذاکرات ہو رہے تھے، میں وہ میٹنگ چھوڑ کر آیا ہوں اس لئے تھوڑی دیر ہو گئی ہے۔

Mr. Chairman: Actually the entire House felt that there must be some compelling thing, because you are always very punctual and I must say, very responsible in the discharge of your duties. So, we appreciate your interest in the House and we fully understood there must be something overwhelming,

and in fact, Jehangir Badar suggested کیونکہ آپ ہمیشہ وقت سے پہلے پہنچتے ہیں

that you should be given pride of performance.

جناب گوہر ایوب خان: عموماً جناب میں سب سے پہلے یہاں آتا ہوں۔ میں تمام چیزیں چھوڑ کر آپ کے پاس آجاتا ہوں۔ جناب چیئرمین عباسی صاحب نے اس سوال کے بارے میں جو ضمنی سوال کیا ہے، یہ تمام چیز ابھی NAPRA کے پاس ہے۔ NAPRA نے decide کر کے فیصلہ دینا ہے اور واپڈا نے تجویز ہی دی ہے، that is not binding, اس کو NAPRA نے announce کرنا ہے۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ جناب NAPRA نے شاید پہلے ہی عبوری اعلان کر دیا ہے۔

Mr. Gohar Ayub Khan: Sir, both KESC and NAPRA نے announcement کرنی ہے، that has to be finalized. گورنمنٹ کے پاس آئے گی وہ اس کی منظوری دے گی پھر فائنل ہو گی۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب انور بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا! میں نے سوال نمبر ۸۱ میں یہ دریافت کیا تھا کہ ٹوٹل

جنریشن کیا ہوئی ' اس کے بعد واپڈا کے losses suffered کیا ہیں اور پھر electricity supplied to the consumers کیا ہے ؟ تو اس میں جناب فاضل وزیر صاحب نے جو (b) میں losses دیئے ہیں ہر سال کے 93-94, 94-95, 95-96, 96-97 & 97-98 ' اگر 93-94 کا لے لیں تو 1.5% losses ہیں اور 93-94 کی اگر سپلائی لیں تو وہ ہے 32131mkv' یہ بنتی ہے 75.81 ' یہ میں نے ابھی calculate کیا ہے ۔ اور losses آ گئے 1% ' 75+8=83%. تو 83% اگر یہ ٹوٹل آئی تو باقی سترہ فیصد بجلی کہاں گئی ؟ اسی طرح یہ سترہ فیصد ایک سال کی ہے باقی سالوں میں بھی یہ variation ہے کیونکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ losses + actual supply, that should correspond to the total generation.

جناب چیئرمین۔ وزیر پانی و بجلی۔

جناب گوہر ایوب خان۔ جناب چیئرمین ! سینیٹر انور بھنڈر صاحب نے جو کہا ہے وہ درست ہے کہ losses ہوتے ہیں one is theft. دوسرے line losses بھی ہیں اور ہمارے گرڈ سٹیشن پرانے ہونے کی وجہ سے بھی ہیں ۔ لیکن یہ پرانی لسٹ تھی۔ میں latest بھی ان کو دے سکتا ہوں جو اس سال جنوری ' فروری اور مارچ ۹۹ کی میرے پاس ہے ۔ کیونکہ this will be more pertinent جو ہماری total consumption January, 99 میں ہوئی ہے that is 2 billion 72 crore, 58 lacs, 1 thousand, 3 hundred and 81 KV per hour (2,725,801,381 KV). یہ تھا corresponding to billing of approximately 8.7 billion rupees. اور فروری میں جناب consumption drop ہوئی ہے۔ فروری میں 2 billion, 53 crore, 98 lacs, 48 thousand, 2 hundred and 86 KV(2, 539, 848,286 KV) ہے۔ تو یہ billing تھی approximately 6.2 billion rupees. مارچ میں I thought pick up ہو جائے گا لیکن جو figures واپڈا میں ہیں وہ فروری سے بھی گر گئے ہیں ۔ Consumption ملک میں فروری سے بھی گر گئی ہے کیونکہ میں نے سمجھا کہ فروری کے تین دن کم تھے ' اٹھائیس دن تھے تو اکتیس تک یہ شاید ہو سکتا ہے but still it was appreciably less, 2.5 billion less from February in billing اب مارچ میں آ کر یہ 2,44,48,57402 KW ہو گیا ہے اور اس کی جو billing واپڈا نے مجھے دی ہے that is 8.8 billion rupees لیکن اس میں I am checking up کیونکہ اگر consumption کم ہوئی ہے تو billing کیسے زیادہ ہو گئی ہے ۔ جو consumption ان کی کم ہوئی ہے ' فروری میں بھی کم ہوئی ہے ' جنوری سے 5 million کم ہوئی ہے اور مارچ میں آ کر اور کم ہو گئی

ہے۔ جس طرح میں نے کہا ہے this is a concern to me because اگر ہماری billing اور consumption نیچے جاتی ہے تو that means کہ ہم بجلی بیچ نہیں رہے ہیں، بیچ نہیں سکتے ہیں یا لوگوں نے بند کر دی ہے یا جو کچھ ہوا ہے ---- this is of

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔ جناب والا! میں explain نہیں کر سکا۔ میں شاید اپنا ضمنی سوال پوری طرح سے explain نہیں کر سکا۔ میرا ضمنی سوال جناب والا! یہ تھا کہ میں نے ٹوٹل جنریشن مانگی تھی، جنریشن کے بعد میں نے line losses مانگے تھے، اس کے بعد میں نے کہا کہ actual آپ نے سپلائی کتنی کی تھی جو کہ consume ہوئی اور آپ کو ریونیو وصول ہوا۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ that should consumption plus line losses be the total generation. لیکن اس میں جو انہوں نے فگرز دیئے ہیں ان میں فرق ہے۔ چونکہ اگر 8% loss ہو اور 75% consume ہو تو وہ تو 83% آ گئی۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ باقی 17% بجلی کہاں گئی ہے اور یہ ہر سال میں ہے۔

جناب گوہر ایوب خان ۔ جناب والا! اسی لئے آرمی کو بلایا تھا تاکہ یہ چیزیں چیک ہوں کیونکہ کئی areas میں theft ہے، line loss ہے، کچھ bill ہو جاتی تھی، کچھ آزاد کشمیر کو چلی جاتی تھی، کچھ گورنمنٹ کو، کچھ چلی جاتی تھی فاٹا کو، this is all that we are wanting to get under. لیکن یہ بھی ہونا چاہیے this has to be looked into لیکن we have to sell electricity.

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔ جناب والا! ان سالوں کے لئے میں تو یہی معلوم کرنا چاہتا ہوں اور pin point کرنا چاہتا ہوں کہ جو باقی percentage ہے وہ net loss ہے واپڈا کا، وہ کہاں گئی ہے۔ ہر سال کے متعلق بتایا جائے کہ وہ کہاں گئی ہے اور اس کا ذمہ دار کون ہے۔

جناب گوہر ایوب خان ۔ Certainly sir, I will provide that information.

جناب چیئرمین ۔ جی اور کوئی سوال جی، آپ نے تو پوچھ لیا ہے۔ جی قائم علی شاہ صاحب نے نہیں پوچھا، جی قائم علی شاہ صاحب پہلے۔ آگے بھی واپڈا آ رہا ہے، اور سوال بھی آئیں گے، اگلا بھی واپڈا کا ہے۔

سید قائم علی شاہ ۔ جناب assessment اور realisation کے سلسلے میں وزیر موصوف صاحب دیکھ لیں کہ کم سے کم جو realisation ہوئی ہے وہ 97-98 میں ہوئی ہے۔ اور جب کہ آرمی بھی ان کے ساتھ realisation میں شامل ہے۔ چونکہ assessment ہے 11,3142، اور realisation ہے 9,3342

تو یہ کم از کم 2 لاکھ کی جو assessment ہے اس سے کم realisation ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین - جی Minister for Water and Power

جناب گوہر ایوب خان - جناب چیئرمین! جو actual billing ہوتی ہے اس سے جو arrear ہم recover کرتے ہیں وہ عموماً کم ہوتے ہیں۔ یہی خلا ہے واپڈا کے نظام میں۔ ماضی میں billing کرتے رہے ہیں اور ان کی recoveries نہیں ہوئی ہیں۔ Government departments میں اور Federal Government or provincial Governments میں بھی billions of rupees کے arrears ہیں۔ پہلے 67 billion کے arrears تھے Federal Government کی ایجنسیز اور Organizations اور provincial Governments کے اور فاٹا اور آزاد کشمیر کے۔ اب PSO بھی بیچ میں ہے سوئی گیس ہے۔ ان organizations کو ہم adjust کر رہے ہیں اور کچھ نہ کچھ ہو جائے گا۔ لیکن Federal Government or provincial Governments کے بھی outstanding ہیں۔ یہاں ہمیں کرنا پڑے گا یا at source ہمیں deduction کرنی پڑے گی۔ Past میں تو ہوا ہے that is there. تو واپڈا برے حال میں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ غازی بروتھا delay ہو رہا ہے، یہی وجہ ہے کہ چشمہ delay ہو رہا ہے، یہی وجہ ہے کہ ہمارا چشمہ رائٹ بینک کینال delay ہو رہا ہے اور اس کے علاوہ سات اور projects delay ہو رہے ہیں کہ 10% جو ہمارا contribution ہونا چاہیے وہ واپڈا کو ہم نہیں دے سکے۔ تو اس پر ہمیں زیادہ زور دینا پڑے گا۔ Sale of power and getting the money back as the commercial organisation. ہم خیراتی نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین - جی محمد زاہد خان صاحب۔

جناب محمد زاہد خان- جناب والا! میرا معزز وزیر پانی و بجلی سے یہ سوال ہے کہ واپڈا میں آرمی کے آنے سے کتنی وصولی ہوئی ہے اور کتنا خرچ ہوا ہے؟ ایک سوال یہ ہے اور میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ آپ کے جنوری اور فروری کے losses کیوں ہیں؟ اس کی وجہ کیا ہے۔ ان دو کے جواب دیں اور میرا تیسرا سوال یہ ہے کہ جن لوگوں نے کنڈے لگائے تھے یا جن لوگوں کو میٹر نہیں دیئے گئے تھے، ان لوگوں سے واپڈا نے ڈیمانڈ نوٹس issue کرنے میں بھی پیسے چارج کئے اور اب بھی لوگوں کو کہتے ہیں کہ آپ بازار سے میٹر خریدیں۔ ان سے دو جگہوں پر پیسے لئے جاتے ہیں۔ ایک تو وہ بازار سے میٹر خریدیں اور دوسرا جو آپ نے ان سے ڈیمانڈ نوٹس کے پیسے لئے تو اس کا کیا حل ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی وزیر برائے پانی و بجلی۔

جناب گوہر ایوب خان ۔ جناب چیئرمین صاحب! ہوا یہ کہ جب سے ملٹری اپریشن ہوا ، دیہاتوں میں یا باقی جگہوں پر ، اب ایک گھر میں کیونکہ فی میٹر کی قیمت تقریباً 3500 روپے آ جاتی ہے ۔ اس کے علاوہ 200 deposit charges کے لگ بھگ آ جاتے ہیں یا آگے پیچھے کر کے 4000,4500 ہو جاتے ہیں۔ ایک عام دیہات میں 4500 روپے یا 3500 روپے بھی کافی رقم ہو جاتی ہے ۔ یہ ہو رہا تھا کہ ایک گھر میں میٹر لگا ہوا تھا اور ساتھ دوسرے اپنے بہن بھائی اور والد کو تین چار گھروں میں وہ تاریں دے دیتے تھے اور وہ میٹر چل رہا تھا ۔ اب جب آپریشن شروع ہوا ہے تو انہوں نے کہا کہ یہ واپڈا رولز کے خلاف ہے ۔ انہوں نے وہ تار کاٹ دیئے جن سے دوسرے گھروں میں بجلی دی گئی تھی ۔ جہاں میٹر نہیں تھے لیکن یہ میٹر تو چل رہا تھا ۔ اب کیا ہوا کہ فروری میں جب یہ تمام billings سامنے آئی ہیں تو ان کو تو بجلی نہیں مل رہی ہے ، consumption نہیں ہو رہی تھی یا جہاں غیر قانونی بجلی تھی ، کچھ چوری بھی تھی تو انہوں نے بھی اپنے میٹر کو یا بند کر دیا یا کنکشن کو بند کر دیا۔ اس سے drastic drop ہوئی ہے اور billings میں بھی ڈھائی بلین روپے کی drop مارچ میں آ کر ہوئی ہے کیونکہ یہ آپریشن چل رہا ہے اور لوگوں کی بجلی آہستہ آہستہ کاٹ رہے ہیں ۔ یہ وجہ تھی ۔ یہ یوٹیلٹی کمپنی ہے اور اس نے سرپلس بجلی فروخت کرنی ہے تو درحقیقت یہ ہونا چاہیئے تھا کہ جہاں کنڈا تھا اس کے ہاتھ میں deposit form دیتے اور فوری میٹر لگانے کی کوشش کرتے تاکہ ہماری consumption کم نہ ہو ۔ اسی طرح billing کم نہ ہو ۔ اس میں یہ تھوڑی سی کمی رہی ہے اور it is a matter of financial concern.

جناب محمد زاہد خان۔ جناب والا! انہوں نے وہ جواب نہیں دیا جو میں نے پوچھا تھا کہ جب آپ نے واپڈا کو آرمی کے حوالے کیا تو آپ کے اخراجات کیا تھے اور ریکوری کتنی ہوئی ہے ۔ وہ مجھے بتا دیں ۔

جناب چیئرمین۔ اچھا آپ figures مانگ رہے ہیں ۔ جی وزیر برائے پانی و بجلی۔

جناب گوہر ایوب خان ۔ جناب چیئرمین صاحب! جو آرمی کے فروری کے آخر تک figures آئے اور میں نے مارچ کے مانگے تو clear figures آج صبح تک مجھے نہیں ملے ۔ جو فروری کے آخر تک figures تھے ، ۲۶ جنوری سے آپریشن شروع ہوا لیکن اس سے پہلے بھی یہ تھا کہ میٹر چیک ہوں گے door to door جائیں گے اور سخت ایکشن ہو گا تو ٹوٹل جو بجلی کی بچت ہوئی یا چوری ہوئی ، وہ نیشنل

اسمبلی میں بھی سوال ہو چکا ہے ، وہ تقریباً آٹھ کروڑ اور ساٹھ لاکھ روپے تھی لیکن جو جنوری میں آرمی کو ہم نے payment کی ہے وہ تقریباً دو کروڑ تھی اور فروری کی پانچ کروڑ تھی ۔ یہ سات کروڑ plus collected سات کروڑ اور پچیس لاکھ فوج کو دیا۔

جناب محمد زاہد خان ۔ جناب والا! آپ کے خلاف لوگوں نے جو cases court میں دیئے ، ان پر بھی آپ payment کر رہے ہیں کیونکہ کچھ جگہوں پر غلط کیا گیا ہے ۔ جس طرح میرے ساتھ ہوا ۔ جناب والا! میرے گھر میں میٹر خراب تھا تو میں نے application دی ۔ انہوں نے کہا کہ آپ خود بازار سے میٹر خریدیں ۔ میں نے کہا کہ میں میٹر نہیں خریدتا ۔ اب کیونکہ یہ واپڈا کا کام ہے ۔ جب میٹر خراب تھا تو میں نے اسی وقت application دی کہ آپ میرا میٹر تبدیل کر دیں ۔ اب ایسے کیسز بھی آپ کے خلاف ہیں ۔ ان پر بھی آپ کے expenditures ہوں گے تو آپ بتائیں کہ آپ کو ٹوٹل income کیا ہوئی ۔

جناب گوہر ایوب خان ۔ جناب والا! جو figures میرے پاس آتے ہیں ، جو theft cases فروری کے آخر تک تھے کیونکہ میرے پاس مارچ کے definite figures نہیں ہیں جو میں دے سکوں ۔ میں مانگتا رہا ہوں ۔ وہ ابھی تک نہیں آئے ہیں ۔ یہ میرے پاس تھے ۔ جس طرح سینیٹر زاہد صاحب کہہ رہے ہیں کہ درست کیسز جو registered ہوئے ہیں ، کچھ کورٹس میں جائیں گے ، کچھ توہین عدالت ، کچھ واپڈا کو through کریں گے۔ وہ بعد میں دیکھنا پڑے گا۔

جناب چیئرمین ۔ اگلا سوال نمبر 63 ہے ۔ یہ بھی واپڈا کا ہی ہے ۔ اس پر آپ سوال پوچھ لیں ۔ 62 نکل گیا ہے ۔ واپڈا کا پوچھ لیں ۔ خدائے نور صاحب واپڈا کا ہی سوال ہے ۔

63. *Mr. Sajid Mir: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) whether it is a fact that a number of cases have been suffered of illegal power consumption by power looms in various areas of Lahore, if so, the details thereof; and

(b) the action taken so far against owners of the looms and the officers/officials involved in the said cases, separately?

Mr. Gohar Ayub Khan: (a) 52 cases have been detected in District

Okara and 24 cases in Sheikhupura Circle. These cases fall within the jurisidiction of LESCO.

(b) FIRs were lodged against the loom owners allegedly involved in the stealing. Disciplinary action was also initiated against five Officers/Official of WAPDA.

جناب چیئرمین۔ کوئی ضمنی سوال۔ جی خدائے نور صاحب۔

جناب خدائے نور۔ جناب والا! میں جناب گوہر صاحب کا حد سے زیادہ احترام کرتا ہوں اور انشاء اللہ کرتا رہوں گا۔ انہوں نے کہا ہے کہ واپڈا ڈوب رہا تھا لیکن فوج کے آنے سے وہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو گیا۔ Recovery بھی ہوئی ہے۔ ہمارا نصب العین بھی یہی ہے کہ ہم recovery زیادہ سے زیادہ کریں۔ میں صرف ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ پر بھی کسی ادارے کے اربوں روپے ہیں۔ آپ کے ذمہ ہیں سوئی ناردرن اور سوئی سدرن کے۔ میں اس کمیٹی کا چیئرمین ہوں۔ جیسے آپ نے کہا کہ وہ ڈوب رہا تھا۔

ہم تو ڈوبے ہیں صنم تم کو بھی لے ڈوبیں گے۔

آپ ان کو بھی اپنے ساتھ ڈبو رہے ہیں۔ آپ اِس وقت اچھی حالت میں ہو گئے ہیں اور آپ نے recovery بھی کی۔ سوئی سدرن اور سوئی ناردرن کے جو dues آپ پر ہیں کیا آپ ان کی ادائیگی کریں گے؟

جناب چیئرمین۔ جی وزیر پانی و بجلی۔

جناب گوہر ایوب خان۔ جناب بڑا اچھا سپلیمنٹری ہے۔ نہ صرف واپڈا نے dues دینے ہیں بلکہ KESC نے بھی دینے ہیں، PSO کو، سوئی ناردرن کو، سوئی سدرن کو۔ یہ جس طرح inter ministerial settlement ہوں گے اور ابھی ECC میں بھی یہ فیصلہ ہوا ہے اور ہو رہے ہیں، وہ ہیں، وہ settle کر رہے ہیں، وہ settle ہو جائیں گے۔ وہ اس لئے تھا کہ واپڈا recover نہیں کر رہا تھا from Provincial or Federal Government سے اور فاٹا and also from Azad Kashmir اور یہ build up ہوا ہے۔ اگر suppose وہ بند کر دیتے ہیں جس طرح PSO کئی دفعہ کر دیتا ہے KESC میں جناب چوہدری نثار احمد Minister for Petroleum and Natural Resources کے تعاون سے اس چیز کو چلا کر tick off کرتے تھے کہ جس طرح ہے وہ دیتے رہیں تا کہ اتنا بحران کراچی میں نہ ہو یا واپڈا میں نہ

ہو۔ تو وہ آہستہ آہستہ ٹھیک ہو رہا ہے۔ ہم صرف recoveries میں نہیں جا رہے ہیں، recoveries ہو رہی ہیں لیکن ہمارا جو زیادہ زور ہے اور ساتھ ساتھ ہونا چاہیئے تھا to sell the commodity اس کو ہم بیچیں گے نہیں تو خسارے میں جائیں گے اور جو World Bank نے target دیا ہوا ہے اور IMF نے دیا ہے it is 142 billion. اور اوسطاً ہم نے جو بجلی بیچنی ہے یا billing کرنی ہے وہ 12 ارب ہے۔ اس کے قریب ہمیں جانا پڑے گا نہیں تو یہ خسارہ ہمیں رہے گا اور ہم مشکل میں رہیں گے۔

جناب چیئرمین۔ جی بلیدی صاحب۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی۔ میرا وزیر موصوف سے یہ سوال ہے کہ فوج کے آنے کے بعد ہم نے خود اس کی حمایت کی اور ہم سمجھتے ہیں کہ واپڈا کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے وہ ایک اچھا رول ادا کر رہے ہیں۔ میرا تعلق مکران سے ہے اور وہاں یہ حالت ہے اور کل میں نے discuss بھی کیا کہ وہاں پر hot season ہے۔ وہاں گرمی اتنی زیادہ ہے just like Sibi. سبی آپ نے دیکھا ہے آپ نے مکران نہیں دیکھا ہو گا۔ وہاں پر سبی کی طرح گرمی ہے اور وہاں پر 10,8 گھنٹے لوڈ شیڈنگ رہتی ہے۔ وہاں پر فوج دھڑا دھڑا لوگوں کو گرفتار کر کے recovery کر رہی ہے۔ وہاں کے لوگ کہتے ہیں کہ بجلی دو تو کہا جاتا ہے کہ پسنی کے قریب جو انجن ہے وہ خراب ہے، condemn ہو گیا ہے اور ٹھیک نہیں ہو سکتا۔ جناب! میں وزیر صاحب سے یہ کہتا ہوں کہ جب وہ پیسہ لینے کے مجاز ہیں کہ لوگوں کو زبردستی arrest کر کے ان کو پریشان کر کے پیسہ لیتے ہیں تو کیا ان کا یہ حق نہیں اور ان کی reponsibility نہیں ہے کہ اس انجن کو ٹھیک کریں۔ تربت اور گوادر میں بہت گرمی ہے اور وہاں لوگ گرمی سے مر رہے ہیں۔ آپ اس کی انکوائری کریں اور department کو لکھیں کہ وہ within one week انجن کو ٹھیک کر کے لوگوں کو بجلی سپلائی کرے۔ اگر وہ نہیں کر سکتے ہیں اور اس وقت تک جب تک انجن ٹھیک نہیں ہوتا تو دو گھنٹے کی بجلی کے لئے لوگوں سے کیوں بل لیتے ہیں؟ اس وقت بل لینا بند کریں۔ آپ مجھے بتائیں کہ اس سلسلے میں کیا کریں گے؟

جناب چیئرمین۔ وزیر پانی و بجلی۔

جناب گوہر ایوب خان۔ جناب چیئرمین صاحب! کل بھی سینیٹر بلیدی صاحب نے یہ چیز اٹھائی اور مجھ سے سپلیمنٹری بھی کئے۔ میں نے جو Chief Executive ہیں کوئٹہ میں، ان سے پوچھا ہے کہ وہاں آٹھ گھنٹے لوڈ شیڈنگ کیوں ہو رہی ہے۔ جناب! ہمارا جو پسنی کا generating station ہے اس

میں 5,4 generating turbines لگی ہوئی ہیں جو کہ oil پر چلتی ہیں - ان میں سے دو خراب ہیں اور ان کے spare parts بھی نہیں تھے اور spare parts کے لئے order کئے گئے تھے ' وہ آئے لیکن واپڈا کے پاس ایک کروڑ بیس لاکھ روپے کے spare parts کی duty دینے کے لئے پیسے نہیں تھے۔ لہذا وہ پڑے رہے - ابھی میں نے واپڈا کے چیئرمین کو بھی خط لکھا ہوا ہے کہ آئندہ کے لئے جس طرح چشمہ میں ہوا ہے کہ 1.3 ارب روپے کی demurrage دینی پڑ گئی تو یہ demurrage ہمیں نہ دینی پڑے اور آپ یہ کریں کہ ایک بنک گارنٹی دے دیا کریں یا promissory note دے دیا کریں کہ جب آپ دے سکتے ہوں تو clear کر کے لے جائیں۔ وہ پسنی کے spare parts چلے گئے ہیں ' ان turbines کو کھولنا پڑے گا اور spare parts لگانے پڑیں گے لیکن معاملہ یہ ہے کہ ان کی generating capacity 3.5 میگا واٹ کے لگ بھگ ہے - پسنی 13.5 MW کے لگ بھگ ہے - وہ اس علاقے کو cover نہیں کرے گا اگر سب کو کرنا پڑے - ایک proposal تھی ' Iranian Ambassador میرے پاس آئے بھی تھے اور واپڈا والے بھی تھے کہ جو areas Iran کے قریب ہیں ان کے لئے ایران کی طرف سے بھی اگر ہم بجلی خرید سکتے ہیں تو خریدیں کیونکہ نیشنل گرڈ سے بھی بہت مہنگی پڑے گی۔ ڈھائی سو کلومیٹر ' ڈیڑھ سو کلومیٹر کی لائن لے جانا جہاں آبادیاں تھوڑی ہوں اور وہاں total requirement تقریباً 45.5 MW کی ہے تو بہت ہی مہنگی پڑے گی لیکن بلوچستان کو cover کرنا پڑے گا - پسنی کے جنریٹرز کو ٹھیک کریں گے تو لوڈ نہیں لیں گے - ایران کی طرف سے بھی ہم کوشش کریں گے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ۔ جی نثار خان صاحب۔

جناب نثار محمد خان - شکریہ جناب چیئرمین ! کل بھی جناب گوہر ایوب خان کی statement ہے اسی طرح جس طرح آج وہ اپنی پالیسی کی وضاحت کر رہے ہیں کہ ان کا مقصد صرف FIRs وغیرہ یا یہ چیکنگ وغیرہ کا نہیں ہے بلکہ یہ ہے کہ بجلی فروخت ہو اور عملاً ہو۔ لیکن اس کے باوجود خاص کر Parliamentarians کے خلاف جن میں سے میں بھی ایک ہوں FIRs درج ہوئی ہیں۔ کیا واپڈا اور Army والوں کی آپس میں کوئی tussle تو نہیں ہے - دوسرا یہ کہ جس طرح Parliamentarians کے خلاف FIRs وغیرہ درج ہوئی ہیں، میں یہ معلوم کرنا چاہوں گا کہ کیا کسی ریٹائرڈ جرنیل ' بریگیڈیر وغیرہ کے خلاف بھی کوئی FIR درج ہوئی ہے -

جناب چیئرمین۔ جی. Minister for Water and Power.

جناب گوہر ایوب خان۔ جناب چیئرمین! میرا خیال ہے ایک سوال آگے ہے جس میں details دی ہوئی ہیں لیکن اگر آپ چاہتے ہیں تو میں بتا دیتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ کوئی tussle نہیں ہے۔ لیکن جس طرح شروع شروع میں ہوا تھا کہ جیسے وزیراعظم آفس کی ہوتی ہے یا JCOs کی ہوتی ہے تو rule دیکھا اور FIR کاٹ دی۔ مقصد ہمارا یہ نہیں ہے جیل بھرنے کا۔ میں بار بار یہ کہہ رہا ہوں، مقصد یہ ہے کہ ہم ایک Utility Company ہیں، ہم نے بجلی بیچنی ہے کاٹنی تو نہیں ہے۔ اگر ہم consumers ہی ختم کر دیں تو دیں گے کس کو؟ یہی وجہ ہے کہ یہ disconnections ہوئے ہیں اور consumption گر گئی ہے، فروری میں گری ہے، فروری سے زیادہ مارچ میں گر گئی ہے اور اب تو الارم بجنے شروع ہو جانے چاہیئں ایک commercial organization میں کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ اس لئے جو پہلے ہوئے ہیں، اب آپ دیکھیں کہ جس طرح فروری میں، جنوری میں FIRs کاٹی گئیں، وہ نہیں ہو رہا۔ اب میں نے کل بھی لاہور میں کہا کہ اگر دیہاتوں میں یا گلی میں یا محلے میں میٹر باہر لگا ہوا ہے، کوئی بچہ جا رہا ہے اور چھڑی سے اس میٹر کو توڑ دیتا ہے یا سیل توڑ دیتا ہے تو گھر والے کا تو کوئی قصور نہیں ہے۔ دیکھیں apply their mind! میں نے کہا دیکھو کہ یہ میٹر چل رہا ہے، اگر ٹھیک چل رہا ہے تو اس کو سیل لگا دو یا اس کے اوپر جو ٹیپ سا لگتا ہے وہ لگا دیں اور یہ دیہاتوں میں ہوتا ہے۔ میں نے خود دیکھا ہے کہ جاتے جاتے میٹر کے اوپر گوبر پھینک دیا، مٹی پھینک دی، damage کر دیا۔ ان چیزوں سے ہو سکتا ہے کہ چند ایک FIRs زیادہ ہو گئی ہیں یا جرمانے زیادہ ہو گئے ہیں، وہ اب کنٹرول میں ہیں جناب۔

جناب چیئرمین۔ حافظ فضل محمد صاحب۔

حافظ فضل محمد ۔ شکریہ جناب ۔ مجھے وزیر موصوف سے یہ پوچھنا ہے، وہ ابھی خود بتا رہے تھے کہ ہم نے بجلی فروخت کرنی ہے جس سے اس ادارے کی کامیابی ہے ۔ حقیقت بھی یہی ہے ۔ میرا سوال ان سے صرف یہ ہے کہ انہوں نے اس کے لئے کوئی قوانین یا کوئی قواعد یا ضوابط بنائے ہیں یا واقعی اس قسم کی کوئی پالیسی ہے کہ زیادہ سے زیادہ غریب لوگوں کے لئے سہولت ہو کہ وہ آسانی سے بجلی اپنے گھر لے جائیں ۔ مثال کے طور پر انہوں نے یہ قانون بنا دیا، اس قانون میں پابندی ہے کہ ایک بندہ اپنے گھر میں میٹر لگا لیتا ہے اور دو تین گھروں کو بجلی کی تار دے دیتے ہیں، وہ میٹر صحیح طریقے سے چل رہا ہے اور دوسروں کو بھی یہ سہولت ہے کہ ان کے پاس اکٹھے پیسے نہیں ہیں کہ وہ میٹر کی رقم جمع کرا سکیں ۔ پھر آپ کو پتہ ہے کہ میٹر کے حصول کے لئے جو بھاگ دوڑ ہوتی ہے، جو مصیبت اٹھانی پڑتی ہے، دفتروں

کے چکر لگانے پڑتے ہیں، مہینوں اس کے پیچھے دوڑنا پڑتا ہے تب جا کر کہیں میٹر وصول ہوتا ہے۔ عام غریب آدمی کی مشکلات بہت ہیں دفتروں میں جا بھی نہیں سکتے ہیں، ان کی وہاں رسائی بھی نہیں ہے، افسر ان کو لفٹ بھی نہیں دیتے ہیں، یعنی ان کے لئے بہت سی مشکلات ہیں۔ تو پھر وہ یہ طریقہ بنا لیتے ہیں کہ ایک اپنے پڑوس والے گھر سے کنکشن لے لیتے ہیں، میٹر اپنی جگہ پہ چلتا ہے، جب بل آتا ہے تو وہ اپنے اندازے سے تقسیم کر لیتے ہیں۔ یہ ایک سہولت ہے لیکن ان کے قانون میں یہ جرم ہے تو جب ان کے قوانین، بالکل اس پالیسی کے منافی قوانین ہیں کہ زیادہ سے زیادہ سہولت عوام کو میسر ہو، کیا وہ ایک نئی پالیسی اس کے لئے بنا رہے ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ ان قوانین میں جو رکاوٹ ہے، ان قوانین کو تبدیل کرنے کے لئے وہ سوچ رہے ہیں۔

جناب گوہر ایوب خان: جناب چیئرمین صاحب! یہ دو یا تین حصوں میں سپلیمنٹری سوال تھا۔ پہلا یہ ہے ایک میٹر سے دو، تین یا چار connections restore ہو جائیں وہ ابھی ہو سکتا ہے کیوں کہ یہ لوگ کس طرح چار، پانچ ہزار روپے لگائیں گے اور جو چکر ایس ڈی او کے دفتر کے لگانے پڑتے ہیں یا واپڈا کے دفتروں میں یہ بات سب پہ واضح ہے۔ اب جب کہ پاور surplus ہو گی اور ہم نے generate کرنی ہے اور یہ ایک utility service ہے جس کو eventually privatize کرنا ہے، اس کو market condition demand کرے گی اور ان کو بیچنی پڑے گی اور بار بار میں ان کو کہتا ہوں کہ آپ کو out of the way جا کر اس کو بیچنا پڑے گا۔ Out of the way facility دینی پڑے گی، میٹر دینے کی، لائنیں دینے کی، connections دینے کی، قیمتوں کو rationalize کرنے کے لئے تاکہ بجلی بکے کیونکہ ہم اس کو سٹور تو نہیں کر سکتے۔ یہ کوئی تربیلا ڈیم کا پانی تو نہیں ہے کہ ہم اس کو reserve میں رکھ لیں اور اس کو جس وقت ضرورت پڑے چھوڑ دیں۔ اگر ایک دن کی utilize نہیں ہوتی تو وہ waste ہوتی ہے۔ اس لئے جتنی waste ہو گی اتنا واپڈا کو نقصان ہو گا اور ان کا پرانا طریقہ کار جو تھا اور یہ ہو چکا ہے کہ پہلے پرمٹ سسٹم ہوتے تھے، راشن ڈپوز ہوتے تھے، ممبر ان کو sign کرتے رہے اب ہمیں اس چیز سے ہٹنا پڑے گا۔ اس کو ایک commercial organization کی طرح جو aggressive organization ہوتی ہے اور اپنے product کو market کرتی ہے اس طرح کرنا پڑے گا۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر 64۔

64. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** Will the Minister for Petroleum

and Natural Resources be pleased to state;

(a) the time by which Sandak Project will be completed;

(b) the amount spent on this project so far; and

(c) the amount required for its completion?

Ch. Nisar Ali Khan: (a) The project construction was completed by Chinese contractors in August, 1995 and operated for trial production upto January, 1996. Project could not be operated for commercial production due to lack of expertise and working capital.

(b) Rs.13,632 million have been spent on the Saindak project up to30-6-98.

(c) Rs. 1500 million are required as working capital. Request has been made to the Chinese Government for a subsidized interest loan of $ 24 million for working capital requirement. Local Banks have also been approached for rupee part of the working capital requirement.

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی۔ میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہمیں یہاں آئے ہوئے دو سال ہو گئے ہیں اور میں پٹرولیم اور گیس کمیٹی کا ایک ممبر ہوں اور وزیر صاحب سے ہماری بار بار meetings بھی ہو تی ہیں اور بلوچستان کا ایک اہم project SANDAK ہے' اس پر بڑی بھاری رقم خرچ کرنے کے بعد چھوڑ دینا ملک کے حق میں نہیں ہے ۔ صرف ایک ارب روپے کے لگ بھگ اس project کو operate کرنے کے لئے مزید رقم درکار ہے۔ وہاں پر ساری مشینری تباہ ہو رہی ہے اور پہلے بھی حکومت نے اس مشینری کی maintenance کے لئے پیسے دیئے تھے۔ تقریباً بارہ سو ملازمین تنخواہ بھی لے رہے ہیں ۔ اب یہ کہتے ہیں کہ ہم حکومت سے اس کے لئے رقم کی درخواست کر رہے ہیں۔ میرے خیال میں تو نثار صاحب خود حکومت ہیں ۔ ہمیں verbally یقین دہانیاں کرائی جاتی ہیں ۔ بلوچستان کے متعلق وزیر اعظم نے جن projects کے متعلق اعلانات کئے ہیں ان پر ابھی تک کوئی implementation نہیں ہوئی ہے ۔ ہمیں صرف بیانات تک رکھا جا رہا ہے۔ ایسی تسلیاں حکومت کب تک بلوچستان کو دینا ختم کرے گی اور ہمیں بتائیں کہ وہ اس project کو practically کب تک production پر لائیں گے۔

چوہدری نثار علی خان۔ جناب چیئرمین ! شکریہ ۔ یہ سوال پہلے بھی کئی دفعہ آ چکا ہے اور میں گزارش کر چکا ہوں کہ پچھلے سات آٹھ سالوں میں تقریباً چودہ ارب روپے اس project پر خرچ کئے جا چکے ہیں ۔ اس کے متعلق کسی ممبر کا یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ حکومت پاکستان خواہ موجودہ حکومت ہو یا سابقہ حکومت ہو، وہ بلوچستان کے معاملات میں کچھ کنجوسی کا مظاہرہ کرتی ہے یا پیسے دینے میں ہچکچاہٹ محسوس کرتی ہے ۔ میرے خیال میں جو facts and figures ہیں اس سے ہی یہ بات contradict ہو جاتی ہے ۔ چودہ ارب روپیہ اس project پر خرچ ہوا ہے مگر کوئی بھی حکومت اپنی جیب سے funding یا financing نہیں کرتی اور خاص طور پر ایک project جب پایہ تکمیل کو پہنچ جائے اور اس کو working capital کی ضرورت ہو تو then the institution, the company itself has to look for financial fundings either from its own resources or from other financial institutions اور اسی چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے, we had gone to various domestic and foreign banks, جونہی ہم برسر اقتدار آئے ہم نے پوری کوشش کی کہ اس پراجیکٹ کو پھر سے چلایا جائے، ہم پرائم منسٹر کو اس پراجیکٹ پر لے گئے اور پرائم منسٹر صاحب نے آرڈر بھی دیئے، ہم نے دو، تین banks کے ساتھ بات بھی کی اور ایک فارن بنک تھا جس نے commitment کر دی لیکن unfortunately then due to political development جو سب جانتے ہیں، خاص طور پر جو nuclear detonations ہوئے ان کی وجہ سے most of these financial institutions withdrew and infact, it was that particular juncture جس پر ہماری ان کے ساتھ crucial discussion ہو رہی تھی on the nature and the scop of this loan which they were to give to SANDAK project. وہ نہیں ہوسکا ۔ Then we went to the Government of China جیساکہ آپ جانتے ہیں کہ سارے پراجیکٹ کو چین کی ایک پبلک سیکٹر کمپنی NCC نے پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ اب بھی ہماری negotiation ان کے ساتھ چل رہی ہے for a loan of 25 million dollars. کوئی دن نہیں ہوتا کہ ہم اپنے سفیر کے ذریعے یا ان کے سفیر کے ذریعے بات نہ کریں ۔ ہم اپنے تمام ذرائع اس کے لئے استعمال کر کے کوشش کر رہے ہیں کہ ہمیں ان سے یہ قرضہ حاصل ہو سکے۔ مگر حکومت کی اپنی کچھ مالی مشکلات ہیں۔ اس وقت جو پراجیکٹ چل رہے ہیں ان کے بارے میں بھی کافی مشکلات ہیں۔ اس لئے ڈیڑھ ارب روپیہ حکومت اپنی جیب سے نہیں دے سکتی۔ It has to be a financial institution but we are hopeful کہ چین کے ساتھ ہمارے جو مذاکرات چل رہے ہیں، اس کے بعد تقریباً ۲۴ ملین ڈالرز انشاء اللہ مل جائیں گے اور ہم اس قابل ہو جائیں گے

کہ اس پراجیکٹ کو دوبارہ شروع کر سکیں۔

جناب چیئرمین : جی سیف اللہ پراچہ صاحب۔

جناب سیف اللہ خان پراچہ: جناب چیئرمین! وزیر صاحب نے ابھی کہا ہے کہ ۱۴۰۰ کروڑ اس پراجیکٹ پر خرچ ہو چکے ہیں۔ اگر بروقت انہوں نے اس پلانٹ کو نہیں چلایا تو یہ ۱۴۰۰ کروڑ ضائع ہو جائے گا۔ کیا وزیر صاحب اس پر بھی توجہ دیں گے کہ اگر اس پلانٹ کو بند رکھا گیا تو کتنا بڑا نقصان ہو گا؟ اگر اس کو چلایا گیا تو پھر آپ کی investment بھی واپس آ سکے گی۔

Mr. Chairman: Minister for Petroleum.

چوہدری نثار علی خان: یہ بالکل درست ہے۔ میرا خیال ہے کہ Ministry of Petroleum and Natural Resources سے بڑا supporter شاید اس پراجیکٹ کا کوئی نہیں ہو گا۔ I share the Senator's views and we are doing every thing possible to get the working capital to restart this project.

جناب چیئرمین : جی عبدالحئی بلوچ صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ: جناب چیئرمین! میرا وزیر موصوف سے ضمنی سوال یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ بلوچستان والے شکایت کرتے ہیں۔ خدا کے بندے کوئی ایک پراجیکٹ بتاؤ بلوچستان میں جو وقت پر مکمل ہوا ہو۔ بولان میڈیکل کالج ہے۔۔۔۔

جناب چیئرمین : پھر وہی بات شروع کر دی۔ صرف سینڈک کی بات کریں۔ اس کے علاوہ کوئی اور بات نہ کریں۔ جب نرمی کرتا ہوں تو دوسرے ممبران ناراض ہو جاتے ہیں اور جب سختی کرتا ہوں تو آپ ناراض ہو جاتے ہیں۔ آپ مجھ سے تعاون کریں۔ میں کیا کروں۔ اگر اجازت دیتا ہوں تو بھی ناراض، اگر اجازت نہ دوں تب بھی ناراض۔ جی حافظ فضل محمد صاحب۔

حافظ فضل محمد : جناب چیئرمین! انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ پراجیکٹ کی تجارتی پیداوار، جاری سرمایہ اور مہارت کی کمی کی وجہ سے نہ ہو سکا۔ مجھے یہ بات سمجھ نہیں آتی کہ اتنا سرمایہ اس پر خرچ ہوا اور یہ اتنا بڑا پراجیکٹ ہے، کئی سالوں سے چل رہا ہے، اربوں روپے اس پر خرچ ہوئے ہیں، ابھی تک انہیں ماہر میسر نہیں آئے؟ جب ان کے پاس ماہر تھے ہی نہیں تو اس پروجیکٹ کو شروع کیوں کیا؟

اتنا پیسہ اور اتنی رقم اس پر خرچ کیوں کی؟ یہ تو سر اسر ایک انتہائی ناقص پالیسی ہے اور ناقص منصوبہ بندی ہے۔ ان کے پاس ماہر نہیں ہیں لیکن اتنے بڑے پروجیکٹ کو شروع کردیا ہے۔ کیا اب وہ ماہر آسمان سے آئیں گے یا زمین سے نکل آئیں گے۔

جناب چیئرمین: جی وزیر برائے پیٹرولیم۔

چوہدری نثار علی خان: چیئرمین صاحب! وہی آپ والی بات ہے کہ اگر کام شروع نہ کریں تب بھی الزام آتا ہے اگر اس قسم کا پروجیکٹ بلوچستان میں، جو بدقسمتی سے کم developed علاقہ ہے، وہاں کریں تب بھی الزام آتا ہے کہ یہ پروجیکٹ شروع کیوں کیا گیا۔ یہ پروجیکٹ جب شروع کیا گیا تو بہت difference of opinion تھا، ECNEC میں بھی تھا۔ جہاں جہاں یہ Project discussion کے لئے پیش کیا گیا، وہاں اس کی economic base اور commercial base کو بار بار question کیا گیا اور یہی کہا گیا کہ آپ اتنی بڑی رقم خرچ کر رہے ہیں دور افتادہ علاقے میں۔ اول تو آپ کو experts نہیں ملیں گے اگر ملیں گے تو وہ اتنا دور جانے کے لئے تیار نہیں ہوں گے۔ اگر جانے کے لئے تیار ہوں گے تو they will ask for the more as far as their salaries are concerned. اس کی economic base اجازت نہیں دیتی کہ اتنی high payments اور اتنے high salaries structure پر ان لوگوں کو لے کر جائیں۔ یہ ساری چیزیں discuss ہوئیں۔ یہ debate پچھلے دس سال سے جاری ہے اور جو اس پروجیکٹ کے شروع سے مخالف تھے وہ یہی بات کرتے تھے۔ میں حیران ہوں، باقی ہر چیز پر اعتراض کیا جاسکتا ہے مگر میرے معزز سینیٹر، دوست، بھائی جن کا objective میں سمجھتا ہوں، یہ چاہتے ہیں کہ بلوچستان میں کام ہو، یہ خود بلوچستان سے تعلق رکھتے ہیں، مگر آج یہ question کرنا کہ یہ کیوں شروع کیا گیا، اس لئے نامناسب ہے کہ اس کا مقصد صرف یہ نہیں تھا کہ وہاں سے منافع کمایا جائے گا یا یہ بہت بڑا economically viable project ہے، اس کا جو بنیادی مقصد تھا وہ یہ تھا کہ بلوچستان ایک under developed علاقہ ہے اور جب تک ہم وہاں ایک بڑا project شروع نہیں کریں گے for employment, for economic revival of this province اس وقت تک یہاں ترقی ممکن نہیں۔ تو یہ صرف ایک economic project نہیں تھا اور یہی وجہ تھی کہ

inspite of serious differences within the Government amongst our economic managers, the project, in the interest of smaller provinces, was initiated and almost

14 billion rupees were spent on this project. Now, we can discuss it here and discuss all day,

whether we should have started it, may be, اگر کوئی economist ہے تو وہ کہے گا کہ ہمیں شروع نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ مگر ہم نے in the interest of Balochistan اس کو شروع کیا۔ جو بھی حکومت آئی، خواہ وہ پیپلز پارٹی کی تھی، خواہ مسلم لیگ کی تھی over the last 10 years, they proceeded with this project. اور اب اس پر تھوڑی سی رقم کی ضرورت ہے۔ بدقسمتی ہے کہ ایک ایسی situation میں پیسوں کی ضرورت ہے جبکہ ایک بہت serious financial crunch ہے۔ مگر جیسے میں نے گزارش کی ہے کہ

inspite of the financial crunch we are hell-bent that this project must be brought back on track and *Insha Allah* it will be brought back on track.

جناب چیئرمین: جی ڈاکٹر حئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ: جناب چیئرمین! میرا categorical سوال وزیر موصوف سے یہ ہے کہ اس معزز ایوان کو صاف بتا دیں کہ اس پروجیکٹ کو کیا واقعی آپ چلانا چاہتے ہیں؟ وزیر اعظم پاکستان سے بڑھ کر تو کوئی بڑا آدمی نہیں ہے۔ وہ خود آئے ہیں، انہوں نے خود معائنہ کیا ہے اور اس کو ایک سال ہوگیا ہے، 150 million rupees ان کو نہیں مل رہا ایک منافع بخش پروجیکٹ کے لئے۔ یہ یہاں ہمیں کس طرح assurance دے رہے ہیں۔ یہ ایک assurance دیں کہ چھ مہینے میں، تین مہینے میں واقعی آپ اس کو چلانا چاہتے ہیں۔ پھر آپ اس کا قصوروار بھی بلوچستان کو ٹھہراتے ہیں کہ ہم نے 14 ارب روپے خرچ کئے ہیں، ہم نے 140 کروڑ بولان پر خرچ کئے ہیں۔ اگر آپ نہیں چلانا چاہتے ہیں تو آپ عوام کو بتائیں کہ بھئی یہ پروجیکٹ دفن ہے، ختم ہے۔ وزیر اعظم خود تشریف لائے ہیں۔ اب ایک سال ہوگیا ہے، خود انہوں نے اعلان کیا کہ بنکوں سے 150 million rupees ان کو مل جائے گا اور پروجیکٹ شروع ہوجائے گا لیکن ابھی تک ہم قصوروار ہیں، بلوچستان قصوروار ہے۔ پروجیکٹ بھی آپ بناتے ہیں اسلام آباد میں اور مجرم بھی ہم ہیں۔ پورا بلوچستان مجرم ہے۔ سارا پیسہ ضائع کردیتے ہیں، اربوں روپے ادھر ادھر لوگ کھا جاتے ہیں۔ وہاں تو آپ سوال جواب بھی نہیں کرتے۔ پسنی پاور پلانٹ کا آپ نے خانہ خراب کیا ہے۔ کوئی پوچھتا ہی نہیں ہے اور گناہ گار ہم ہیں۔

Mr. Chairman: Minister for Petroleum.

چوہدری نثار علی خان : میں پچھلے پانچ منٹ میں تین دفعہ یہ assurance دے چکا ہوں کہ Ministry of Petroleum and Natural Resources اور گورنمنٹ اس پراجیکٹ کو چلانا چاہتی ہے۔ اگر معزز سینیٹر نے نہیں سنا تو چوتھی دفعہ یہ assurance دینے کے لئے تیار ہوں کہ ہم یہ پراجیکٹ چلانا چاہتے ہیں۔

جناب چیئرمین : طاہر بزنجو صاحب۔

جناب محمد طاہر بزنجو : مجھے چوہدری صاحب کی باتوں سے اتفاق ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب کے زمانے میں ہی اس پر عملدرآمد ہوگا۔ میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس پر اتنی رقم خرچ کی گئی ہے اور گزشتہ کئی سالوں سے یہ پراجیکٹ بند پڑا ہے آگے ڈیڑھ سو ملین روپے کی ضرورت ہے۔ اگر آپ یہ پندرہ ملین روپے کہیں سے پیدا نہیں کریں گے تو آگے یہ رقم شاید اور بھی زیادہ ہو جائے۔ جو میں سوال پوچھنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اس پراجیکٹ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں سندھ کی حکومت نے بڑا تعاون کیا ہے۔ ہماری اطلاع ہے کہ اب کچھ پرابلم پیدا ہو گئے ہیں جو agreement کئے تھے چین کے ساتھ۔ آیا یہ درست ہے۔

جناب چیئرمین : جی وزیر برائے پٹرولیم۔

چوہدری نثار علی خان : یہ بات بالکل درست ہے کہ چائنا نے، جیسے اور بہت سارے پراجیکٹس ہیں ان کے ساتھ ساتھ اس particular project میں ہماری بہت مدد کی ہے اور میرا خیال ہے کہ اس کی implementation میں بنیادی ہاتھ چائنا کی ایم سی سی، چائنیز metrological کمپنی کا بنیادی کردار ہے۔ ہماری ان سے بات چیت جاری ہے۔ کوئی serious problem نہیں ہے اگر کوئی پرابلم ہے تو صرف یہی ہے کہ چوبیس ملین ڈالرز ہمیں درکار ہیں اور ہم انتظار میں ہیں کہ وہ چوبیس ملین ڈالر as a loan for this project available ہونگے یا نہیں۔

جناب چیئرمین : جی تاج حیدر صاحب۔

سید تاج حیدر : اس پراجیکٹ کو شہید ذوالفقار علی بھٹو صاحب نے شروع کیا تھا اس وقت experts موجود تھے۔ رشید ڈی حبیب صاحب اس کے چیئرمین تھے، ڈاکٹر بلگرامی تھے اور اس وقت بھی

ہماری officials کی گیلری میں ایک بہت بڑے mineral expert جناب نواز صاحب بیٹھے ہیں جو اس پراجیکٹ کو چلا سکتے ہیں۔ جناب عالی ! صورت حال یہ ہے کہ چائنا ایک management contract چاہتا ہے کہ ہاں ! ہم پیسہ لگاتے ہیں لیکن شروع کے تین چار سال ہم اس کو manage کریں گے۔ دو سال پہلے یہ ان کی offer تھی ، دو سال پہلے تقریباً یہ offer قبول بھی کر لی گئی تھی کہ چائنا اگر working capital دے گا تو management بھی اس کو دی جائے گی۔ اب نئی چیز یہ ہوئی ہے کہ دو سال کے اندر interest charges کوئی دو بلین کے قریب مزید ہو چکے ہیں، ڈیڑھ بلین ہمیں working capital چاہئیے ، دو بلین ہم interest دے چکے ہیں۔ آخر چائنا سے management contract کیوں نہیں کیا جاتا۔

جناب چیئرمین : جی منسٹر برائے پٹرولیم۔

چوہدری نثار علی خان : معزز سینیٹر کے سوال کا دوسرا حصہ اتنا ہی inaccurate ہے جتنا ان کے سوال کا پہلا حصہ۔ ان کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ یہ پراجیکٹ 1990-91 میں شروع کیا گیا اور میں ان کی اطلاع کے لئے یہ بھی عرض کر دوں، میرا خیال ہے کہ اس میں جانے کی ضرورت نہیں ہے لیکن یہ اگر اس بات پر خوش ہوتے ہیں کہ ذوالفقار علی بھٹو صاحب کے دور میں یہ پراجیکٹ شروع کیا گیا تو میرا خیال ہے کہ ان کو خوش ہونے دیں مگر ریکارڈ کچھ اور ہے اور اگر آپ چاہتے ہیں تو ریکارڈ میں یہاں پر پیش کر دیتا ہوں مگر جہاں تک دوسرے حصے کا تعلق ہے، جہاں تک management کا تعلق ہے تو اس پر تو کوئی اختلاف ہے ہی نہیں۔ ان کا یہ کہنا کہ agree کرکے ہم back track کر رہے ہیں۔ Management contract پر تو کوئی اختلاف ہے ہی نہیں اور جو اختلافی امور ہیں ، اول تو وہ تھے ہی نہیں اگر تھے بھی تو وہ طے ہو چکے ہیں۔ If there is any impediment or hindrance that has been resolved. اس وقت صرف اور صرف availability of funds کا مسئلہ ہے اور اس کے لئے ہم کوشش کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین : آخری سوال، حبیب جالب بلوچ صاحب۔

جناب حبیب جالب بلوچ : میرا سینڈک پراجیکٹ کے متعلق انتہائی مختصر سا سوال ہے اور وہ یہ ہے کہ چائنیز سے آپ نے درخواست کی ہے کہ 24 ملین ڈالر working capital آپ کو دے اور چائنیز نے شرائط لگا رکھی ہیں اور وہ ایسی شرائط نہیں ہیں جس سے یہ سینڈک پراجیکٹ چل پڑے گا۔ وہ شرائط آپ قبول کریں گے یا نہیں ، ایک سوال۔ اور دوسرا آپ نے جو assurances دی ہیں کہ آپ سینڈک پراجیکٹ کو ہر قیمت پر چلانا چاہیں گے تو اس کی مدت بھی آپ ذرا بتا دیں۔

Mr. Chairman: Minister for Petroleum.

چوہدری نثار علی خان: مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ معزز سینیٹر کو کہاں سے یہ اطلاعات ملی ہیں کہ کچھ شرائط ہم مان نہیں رہے۔ کچھ problems ہیں یہاں۔ ایک اور سینیٹر نے بھی یہی کہا ہے۔ ہماری ان کے ساتھ discussion ہوئی ہے۔ اس میں کوئی ایسا serious problem نہیں ہے۔ اس وقت اگر کوئی مسئلہ ہے تو وہ finances کا ہے۔ whether those funds will be available to us or not. باقی you are trying to find , discover or identify skeletons in the cupboard, there are none. انہوں نے کہا کہ منسٹری نے کہا ہے کہ ہم اس کو جلد سے جلد چلانا چاہتے ہیں تو time schedule دیں میں پانچویں دفعہ یہ کہتا ہوں کہ ہم اسے چلانا چاہتے ہیں once the funds are made available to us.

جناب حبیب جالب بلوچ: جناب! یہ سوال سے ادھر ادھر جا رہے ہیں۔ جناب! آپ یہ بتائیں کہ Chinese سے آپ نے request کی ہے۔ آپ بذات خود as a Minister چائنا کا فوری طور پر اس سلسلے میں کوئی دورہ کریں یا کوئی اور طریقہ کار نکالیں جس سے ان فنڈز کی availability ہو۔ آپ اپنے گھر میں بیٹھے ہیں اور وہ وہاں پر بیٹھے ہیں اور SANDAK project suffer کر رہا ہے۔ آپ پرچم مارچ چاغی لے جا سکتے ہیں اور چاغی میں پروجیکٹ کے لئے آپ کے پاس ڈیڑھ ملین روپے نہیں ہیں۔ آپ غوری میزائل داغتے ہیں اور وہ بھی چاغی میں جا کر گرتا ہے اور چاغی ہی میں ایک SANDAK project ہے اسے آپ نہیں چلا سکتے۔ آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ آپ کے پاس پیسے نہیں ہیں۔ میں کہتا ہوں آپ نے کھربوں روپے کا نقصان کر کے economically ہمیں نقصان پہنچایا ہے۔ Security point of view ایک طرف ہے لیکن economically آپ نے ہمیں نقصان پہنچایا ہے۔ وہاں ایٹمی دھماکے کر کے وہاں کے سارے پہاڑ تباہ کر دیئے ہیں۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ یہ economically viable ہے۔

جناب چیئرمین: جی بنیادی سوال ان کا یہ آیا تھا کہ is there any offer by the Chinese کہ اگر ہمیں management contract دیں تو ہم پیسے دینے کو تیار ہیں۔

چوہدری نثار علی خان: میں پہلے بھی اس سوال کا جواب دے چکا ہوں۔ ایک شخص اگر emotionally over charged ہو تو پھر facts and figures distort ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے جو کہا کہ ڈیڑھ ملین روپے کا معاملہ ہے تو ایسا نہیں ہے۔ جناب ڈیڑھ ارب روپے کا مسئلہ ہے۔ اس

working capital کی ہمیں ضرورت ہے۔ میں ایک دفعہ پھر repeat کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے ساتھ جو
مذاکرات چل رہے ہیں چائنیز کے، ان میں کوئی problem نہیں ہے۔ جو شرائط ہیں وہ بھی طے ہو چکی ہیں۔
جو management ہے وہ بھی وہ ہی کریں گے تین سال کے لئے۔ ہمیں زیادہ پیسے تو چاہیئے ہی اس لئے
ہیں کہ ہم نے انہیں management fee دینی ہے۔ وہ یہ دیکھتے نہیں ہیں۔ اس سارے مسئلے کو اس طریقے
سے project کیا جا رہا ہے تو پھر ظاہر ہے سچ اور جھوٹ طے نہیں ہو گا۔ اتنی بڑی رقم چاہئے اس لئے کہ
اس میں جو management fee ہے وہ ہم نے چائنیز کو دینی ہے۔ میں یہ بھی گزارش کر دوں کہ یہ بھی
ہم نے فیصلہ کیا ۔ میری منسٹری نے فیصلہ کیا کہ یہ ہم چائنیز کو دیں کیونکہ جب چائنیز کام مکمل کر کے جا
چکے اور اس پر ایک test run کیا گیا تو اس میں چند میں پچھلے دور کی بات کر رہا ہوں، serious faults
آئے ۔ اسی دوران Caretaker Government آ گئی اور by the time the Caretaker Government
went تو ہماری حکومت آ گئی، so we took notice of that, the previous Government also
took notice of that but in the meantime they left. تو ہم نے باقاعدہ اسی بات کو آگے بڑھاتے
ہوئے we wrote to the Chinese اور ہم نے ان سے کہا کہ یہ serious lacunas ہیں، یہ problems
ہیں تو آپ جواب دیں کہ اس test run میں تو یہ چیزیں آئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس کے بدلے we will
run this project for three years ان ان terms پر ۔ We are agreeable to that اس پر they
quoted a very high price. ہم نے ان سے negotiate کیا and we brought it down.

اب مسئلہ صرف اور صرف funding اور financing کا ہے۔ معزز سینیٹر کا یہ کہنا کہ میں جہاز
پر بیٹھوں اور چائنہ چلا جاؤں تو مسئلہ حل ہو جائے گا۔ I wish things were so simple but I want to
assure him and I want to assure all the honourable Senators, particularly those
from Balochistan کہ Ministry of Petroleum and Natural Resources شاید ان سے بھی زیادہ
اس objective کو سامنے رکھتی ہے کہ اس project کو ہم نے چلانا ہے۔ ہمارے وہاں پر جو
Ambassador ہیں almost on a daily basis we are contacting with him, he is running
between pillar and post trying to expedite this project. ان کے یہاں پر جو Ambassador
ہیں ہماری ان سے بات چیت جاری ہے۔ ہمارے اس project کے Managing Director چائنہ جا چکے ہیں،
detail discussion ہو چکی ہے ۔ اس وقت the only problem that needs to be resolved, I
did not want to bring it out but financing ہے ۔ چائنہ کے اپنے بھی problems ہیں with

funding. So we are trying to involve some figure جو وہ ہمیں دیں سکیں اور یہ project شروع ہو سکے

There are no serious problems as far as discussion between the Chinese and Ministry of Petroleum & Natural Resources are concerned.

Mr. Chairman: O.K. End of question hour. Leave applications.

$65. ***Haji Javed Iqbal Abbasi:** Will the Minister for Water and Power be pleased to refer to the Senate starred question No.10 replied on 26.1.99 and state the details of villages and localities of District Haripur which will be electrified or are proposed to be electrified during 1998-99?

Mr. Gohar Ayub Khan: The list of 37 No. partially electrified villages in District Haripur is enclosed as Annexure-A which are supposed to be completed during1998-99 subject to the recommendation by concerned legislator (MNA) of the constituency and sufficiency of funds required for remaining works as per approved rural electrification policy for the year 1998-99.

$ The Question Hour is being over the remaining questions and their answers will be placed on the table of the House.

Annex A

ON-GOIN WORKS IN DISTRICT HARI PUR

S.No	NAME OF VILLAGE	SOURCE OF FUND	%AGE PROGRESS
1	DONALLI	IBRD	40%
2	SHAH MAQSOOD	IBRD	20%
3	KOLWAN	IBRD	20%
4	KOHALA BALA	IBRD	60%
5	HALLI	IBRD	60% DISP
6	MAKNIAL	IBRD	80%
7	CHANGILA	OECF	60%
8	HILL U/C BHER	OECF	90%

9	BHER DARWAZGAI	OECF	90%
10	MONG	DEPOSIT	50%
11	KULALAI	DEPOSIT	50%
12	LT EXT: AT PF-39	DEPOSIT	30%
13	BEHRA ANIAN	DEPOSIT	25%
14	BASIRA/RANWAN/SAFDAR ZAMAN	DEPOSIT	50%
15	KHEYIAN	DEPOSIT	50%
16	L/O PORTION IN DIST.HARIPUR	DEPOSIT	30%
17	11 NOS D/W IN R/O S.M.MUSHTAQ MPA	DEPOSIT	80%
18	05 NOS D/W IN R/O S.M.MUSHTAQ MPA	DEPOSIT	70%
19	SHORAGH	GOP	90%
20	GANDIAN	GOP.	70%

21	KARWALA	GOP	45%
22	MOHI MALIAN	IBRD	40%
23	JAGAL	IBRD	20%
24	LODI ABAD	IBRD	40%
25	PHARLA	IBRD	90%
26	AZIZ ABAD	OECF	90%
27	SULTAN COUNCILER	OECF	40%
28	PIND JAMAL KHAN	OECF	90%
29	NAJAF PUR	OECF	90%
30	KOKA	OECF	40%
31	KANGRACHA	OECF	20%
32	GANDIAN	OECF	80%

33	EID GAH DARWESH	OECF	90%
34	N/A SERIAN	OECF	90%
35	ADDA KOHI NARA	OECF	40%
36	MIAN DHERI	OECF	20%
37	MAMRIAL	OECF	90%

66. ***Haji Javed Iqbal Abbasi:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to provide natural gas to village Halli, Harkot, Bagh purdehry and Lora(NA-12) if so, when and if not its reason?

Ch.Nisar Ali Khan: No, these villages do not meet the cost criterion fixed by the Govt.

69. ***Mr.Habib Jalib Baloch:** Will the Minister for Water and Power be pleased to refer to the Senate Starred Question No.16 replied on 26th January,1999 and state:

(a) whether it is a fact that according to Power purchase agreements WAPDA is bound to pay for the electricity equal to 60% of Plant Factor;

(b) whether it is also a fact that WAPDA has purchased electricity equivalent to 44.97% of Plant Factor during 1997-98 and 33.68% during 1998-99 from AES Lalpir, 65.02% during 1997-98 and 56.70% during 1998-99 from AES Pak. Gen. and 37.54% during 1997-98 and 48.77% during 1998-99 from Kohinoor Energy Limited; and

(c) whether WAPDA made payments to these companies according to the actual Power Purchased or @ 60% of Plant Factor?

Mr.Gohar Ayub Khan: (a) The tariff consists of two parts namely Energy Purchase Price and Capacity Purchase Price. The Energy payments are made on monthly basis according to the energy in KWh actually purchased during the month. The fixed capacity payments are made to the Company each month for each KW of Dependable Capacity of the Complex at a Purchased Price established on the yearly basis for 60% Plant Factor pursuant to the Energy Policy of March, 1994.

(b) The indicated Plant Factors for the 3 IPPs pertain to the following period:-

AES Lalpir	
September 97 to June,98	44.97%
July 98 to December,1998	33.68%
AES Pak Gen.	
January 98 to June 98.	65.02%
July 98 to December,98.	56.70%
Kohinoor Energy	
February,97 to June,98.	37.54%
July 98 to December,98.	48.77%

(c) WAPDA has made monthly payments to the companies according to the actual Power Purchased at the tariff given in the PPAs.

70. * **Mr. Habib Jalib Baloch**: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) the names of the MNAs, MPAs and Senators against whom the cases of pilferage and default have recently been lodged by WAPDA; and

(b) the names of those MNAs, MPAs and Senators who have recently been issued detection bills?

Mr. Gohar Ayub Khan: (a & b) At Annexure-A.

Annexure-A

CHECKING OF PARLIAMENTARIANS-21 APR 99

S. No.	Name	Brief Report/Comments
1.	Ch. Shujaat Hussain	Phalia Sugar Mill checked on 3 March, 1999. Meter found 46% slow and detection bill for Rs. 1.8 million served, which has been paid.
2.	Syeda Abida Hussain	4 X connections relating to Syeda Abida Hussain, feeding the stud farm, cattle farm, toka machine and a tubewell were checked by a joint team of WAPDA and Army on 25 Feb, 1999. Irregularitie observed as under : (a) A single phase 1kw connection extended to stud farm and utilizing 9 kw. Meter dead stop when checked on 25 Feb 99, Detection bill of Rs. 2,63,000/- served. (b) A 3 phase tubewell meter checked. It had interchanged of polarity phase implying that the meter was tempered to run 66% slow. Detection bill for Rs. 33,000/- served. FIR registered.
3.	Mr. Nisar Muhammad Khan	Domestic load connected to agritubewell Detection bill of Rs. 142000/- served. Difference in tariff since 1990. FIR lodged. Has obtained stay order from the court. Detection bills of Rs. 55264/- and Rs. 378989/- served on account of tempering of domestic and tubewell meters respectively.
4.	Pir Ghulam Rasul Jilani	Arrears of Rs. 21487/- still outstanding.
5.	Mr. Anwar Shah Sherazi	Arrears amounting to Rs. 1,54,624/- paid.
6.	Mr. Liaqat Ali	Detection bills amounting to Rs. 1890/- and Rs. 3859/- served. Electricity disconnected.
7.	Pir Mazhar ur Haq	Theft of electricity from main supply. Detection bill for Rs. 9389/- served while Rs. 12361/- outstanding as arrears. FIR lodged.

S. No.	Name	Brief Report/Comments
8.	Mr. Manzoor Hussain Shah	Arrears of Tubewell outstanding. Notice served to clear the dues.
9.	Mr. Naeem Hussain Chatha	Un-metered supply to farm house. Detection bill Rs. 14,487/- paid on 1 Mar 99.
10.	Mr. Barjees Tahir	Meter found defective and average is being charged.
11.	Raja Iqbal Mehdi	A detection bill of Rs, 76,220/- served and paid.
12.	Rai Salahuddin	Two ACs were found directly connected. FIR has been lodged and detection bill for Rs. 26,410/- served and paid.
13.	Sahibzada Tahir Sultan	Tubewell meter was found tempered. Detection bill for Rs., 89,579/- served and not yet paid.
14.	Rana Zahid Tausif	(a) an illegal tariff *i.e.* from domestic to industry was detected in a sewing factory. The factory was running on domestic meter. Detection bill for Rs. 38,834/- served. (b) Beside detection bill of Rs. 6,00,000/- was charged for installing three illegal transformers on Rana velvet factory which he has paid.
14.	Syed Manzoor Hussain Shah	Discrepancies in meter found. Detection bill for Rs. 28,164/- and Rs. 9,390/- paid.
16.	Ch. Jaffar Iqbal, Dy. Speaker	Defaulted the amount of three connections for the last 19 months and now paid Rs. 1,17,000/-, Rs. 33,667/- and Rs. 1,19,405/-

S. No.	Name	Brief Report/Comments
17.	Mr. Farooq Anwar Abbasi	A detection bill of Rs. 1,11,389/- served on account of meter body tempered. Three installments of detection bill made.
18.	Mr. Ghulam Haider Thind	Defaulted amount of Rs. 1,71,545/- and Rs. 1,76,545/- for last 22 months. Now paid Rs. 1,25,000/-
19.	Haji Muhammad Boota	On Mar 99, Haji Muhammad Boota, MNA PML(N) has been checked for using domestic connection for industrial purpose. Two industrial connections exist out of which one is in the name of Tariq Mahmood S/o Haji Muhammad Boota. The power loom factory had illegally extended single phase domestic load with change over switch from Ghulam Rasul S/o Abdul Haque. The polarity of meter changed. Detection bill for Rs. 41,660/- served which was paid on 27 Mar 99.
20.	Mian Atta Qureshi	Residential meter at Multan found reversed. Detection bill being worked out.
21.	Ch. Muhammad Sarwar	Meter tempered. Detection bill for Rs. 2,46,496/- served. FIR lodged. He obtained stay order from the court.
22.	Muhammad Azam Hoti	Meter slow and tempered. Rs. 1,25,527/- detection bill served which was paid on 16-2-99.
23.	Shujat Ali Khan	Meter tempered. Detection bill for Rs. 12,047/- served which was paid on 25 Mar 99.

S. No.	Name	Brief Report/Comments
Baluchistan		
24.	Mr. Jam Muhammad Yousaf	Using illegal connection at Kalat. Mir Jam Yousaf was served bill of Rs. 1,20,000/-, Rs. 50,000/- and Rs. 8,000/- as capital cost of transformer, detection bill and security respectively which has been deposited.
25.	Mian Meraj Din	(a) Power theft at Crown Cinema detected. Detection bill of about Rs. 9,30,000/- served and paid by the cinema management. FIR lodged. (b) On 13 Mar 99 residence was checked. Following incidents took place :— (1) Meter installed inside. (2) AC plant and 13 Acs installed. (3) Consumption of Elecy was below the load sanctioned. (4) 7 KW sanctioned load, 65 KW existed. (5) Detection bill for Rs. 2,40,000/- served and cleared instantly. (6) MPA asked to get his own transformer installed.
26.	Sardar Ahmed Akuka	Meter found tempered. Detection bill of Rs. 65,000/- served, out of which 50% paid.

S. No.	Name	Brief Report/Comments
27.	Haji Imdad Hussain	Defaulter for amount of Rs. 2,70,000/- since 1996.
28.	Sh. Ijaz Ahmed	Consumer was previously charged on estimated defective meter, which was revised and revised bill of Rs. 48,392/- paid.
29.	Mr. Javed Latif	Old Meter replaced at his own. Detection bill for Rs. 1,33,869/- charged and paid in 15 Feb. 99.
30.	Sardar Hassan Akhtar Moakal	Direct hooking. Detection bill of Rs. 37,870/- served and paid.
31.	Haji Ghulam Sabir	One meter burnt and other stopped. Average is being charged.
32.	Mr. Ghulam Sarwar Booch	Direct supply found. Detection bill of Rs. 14,172/- paid.
33.	Ch. Safdar Shakir	Seals of meter found tempered. 17kv being utilized against authorization of only 4.4kv. FIR lodged and detection bill for Rs. 90,985/- served, out of which 50% paid.
34.	Mr. Najeem Ullah Khan	Power theft and meter tempering found. FIR registered. Detection bill for Rs. 3,48,344/- served and not yet paid.
35.	Mr. Muhammad Nawaz Kalyar	3 meters tempered. FIR lodged, detection bills for Rs. 1,60,528/- and Rs. 27,722/- served and each bill 50% paid.
36.	Mehr Aslam Khan Barwana	Meter found tempered, seals were bogus at his residence at Shah Jawana and illegal connections provided to 8—10 houses

S. No.	Name	Brief Report/Comments
		from his Dera. Also meter found reversed by changing polarity at his residence at Jhang. Detection bill of Rs. 73,000/- and Rs. 98,000/- served and paid. FIR lodged.
37.	Mr. Shah Nawaz Ranjha	Direct supply from Scarp Tubewell, illegal connection at his residence, FIR registered and arrested. Saif Ullah Ranjha his close relative has moved LHC against Induction of Army in Wapda. Detection bill for Rs. 19,48,320/- served and not paid.
38.	Mr. Ashiq Hussain Gopang	FIR lodged on charge of theft. Detection bill for Rs. 10,670/- served. Also defaulted his payment of tubewell bill for Rs. 4,62,632/- and 11kv jumper has been removed.
39.	Ch. Muhammad Iqbal	Units found pending and was served a bill of Rs. 79,283/-, which he paid.
40.	Sardar Mansib Ali Doggar	Out of outstanding arrears of Rs. 1,43,051/-, paid Rs. 68,996/- as first installment.
41.	Mr. Ghulam Ahmed	Found direct supply. Detection bill for Rs. 2,73,089/- served. He obtained stay order from the court.
42.	Mr. Zahir Mahmood Goraya	Domestic meter found tempered and 82% slow. Detection bill for Rs.. 2,25,000/- served, out of which Rs. 49,700/- paid.
43.	Mr. Shahid Nazir	Three illegal transformers installed and also illegal power line laid from Chak Jhumra to his residence. Detection bill for Rs. 5,10,135/- served, out of which Rs. 1,97,000/- paid.

S. No.	Name	Brief Report/Comments
44.	Mr. Ghani ur Rehman	Arrears of Rs. 81,000/- existed, paid Rs. 43,000/- and connection restored.
45.	Mr. Abdur ur Rehman Khan	Four illegal transformers confiscated. FIR lodged.
46.	Mohsin Ali Khan	On 9 Mar 99, flour mill at Karak was checked. Detection bill for Rs. 1,9 million served as connection was illegal.
47.	Mr. Aftab Sherpao	Domestic meter found tempered. Detection bill for Rs. 10,02,890/- served. Another detection bill of Rs. 32,008/- served for "Hujra" connection.
48.	Mr. Bashir Khan	Detection bill of Rs. 3,17,119/- served on account of tempering of domestic meter.
49.	Begum Abdul Wali Khan	Domestic meter found tempered showing 78% less consumption. Detection bill for Rs. 3,03,058/- served.

71. * **Dr. Safdar Ali Abbasi**: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) the total quantity and value of fuel oil supplied to each of the IPPs by the Pakistan State Oil;

(b) the total profit earned by the Pakistan State Oil during the last five years, with year-wise break-up?

Ch. Nisar Ali Khan: (a) During July, 1998-March, 1999 2.165 million tons of Fuel Oil valuing Rs. 12,268 million was supplied to IPPs Details at Annexure-I

(b) The total gross profit earned by PSO during the last five years is

Rs.11,992 million as under:-

1993-94	Rs. 1176 million
1994-95	Rs. 1681 million
1995-96	Rs. 2563 million
1996-97	Rs. 3746 million
1997-98	Rs. 2826 million.

ANNEXURE-I

DETAILS OF FUEL OIL SUPPLIES TO IPPs DURINGT JULY,1998 - MARCH,1999

Qty. in Metric tons
Value in Million Rupees

		Quantity	Value
1.	Tapal Energy Ltd., Karachi.	144,481	796
2.	Gul Ahmad Energy Ltd.,Karachi.	162,030	891
3.	Kohinoor Energy Ltd., Lahore.	88,239	485
4.	AES Lalpir, Muzaffargarh.	242,351	1,332
5.	AES Pakgan, Muzaffargarh.	290,988	1,601
6.	Southern Electric Power Co.. Lahore.	2,480	14
7.	Rousch (Pak) Ltd., Multan.	2,397	13
8.	Japan Power Generation Ltd., Lahore.	-	-
9.	Saba Power Limited. Sheikhupura.	-	-
10.	Power Generation System Ltd.. Kasur.	-	-
.	Hub Power Co. Ltd., HUB.	903,753	4,971
12.	KAPCO, Muzaffargarh.	328,454	2,165
13.	UCH Power Ltd., Jamali.	-	-
	T O T A L:	2,165,173	12,268

73. * **Dr. Abdul Hayee Baloch:** Will the Minister for Housing and Works be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the government to grant proprietary rights to the allottees of Government quarters in G-6 Islamabad if so, its details?

Mr. Asghar Ali Shah: In the first phase, 160 flats recently constructed by C.D.A. are being offered for sale to bonafied allottees of G-6/1-1 on ownership basis. Necassary details including list of bonafide allottees, cost of flat mode of payment etc, are being worked out by the Technical Committee.

This is being done, in pursuance of Cabinet decisions of 13th March, 1995. Total of 9542 appartments are planned by redevelopment of G-6 Sector. Out of this lot 5932 appartments are to be offered to genuine allottees of G-6, on ownership basis only. Construction cost is proposed to be charged and land cost is not being charged from the genuine allottees of G-6, and the cut off date is 13-3-1995. The remaining 3610 appartments would be added to housing stock.

74. * **Dr. Abdul Hayee Baloch:** Will the Minister for Housing and Works be pleased to state whether it is a fact that the repair work in houses hired by the Government in Rawalpindi and Islamabad is not being done, if so, its reasons?

Mr. Asghar Ail Shah: No. Complaints of minor nature lodged by the allottees/residents of hired houses with the respective enquiry offices of Pak. PWD in Rawalpindi/Islamabad are being attended. However, major repair works are not being carried out because of paucity of funds.

75. * **Dr. Abdul Hayee Baloch:** Will the Minister for Housing and Works be pleased to state:

(a) whether it is a fact that allotment of houses to the disabled employees is made through out of turn committee; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to constitute a separate committee for allotment of Government accommodation to the said employees?

Mr. Asghar Ali Shah: (a) Yes.

(b) No.

76. * **Mr. Hussain Shah Rashdi**: Will the Minister for Culture, Sports, Tourism and Youth Affairs be pleased to state:

(a) whether the following schemes as submitted by the Department of Archaeology to the Government have been approved:-

1) Schemes for Documentation, Presentation and Upgradation of historical Necropolois at Makli Thatta;

2) Scheme for Preservation and Restoration of the Tomb of Diwan Shurfa Khan at Makli Hill, Thatta;

3) Scheme for Restoration of four stone canopies at Makli Hill, Thatta;

4) Scheme for Preservation and Restoration of the Tomb of Mirza Isa Khan II at Makli Hill movements Thatta;

5) Scheme for Preservation and Restoration of Ghulam Nabi Kalbora's Tomb at Hyderabad;

6) Scheme for Preservation and Restoration of Mirs Tombs at Hyderabad;

7) Scheme for Preservation and Restoration of the Tajjar

Building at Jinnah Bagh Larkana;

(b) the amount sanctioned and disbursed for the said schemes, so far and progress made in each case; and

(c) If the said schemes have not been approved, its reasons?

Mr. Mushahid Hussain Syed: (a) No.

(b) Nil.

(c) The schemes had been prepared during the year 1994-96 but due to non-availability of funds in the 8th Five Years Plan the same were not approved by the competent authority i.e. DDWP(Departmental Development Working Party) and as such no funds have been sanctioned for the purpose.

77. * **Dr. Muhammad Ismail Buledi:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state the time by which Gawadar, Buleda and Punigor will be connected with the national grid?

Mr. Gohar Ayub Khan: This project is not financially viable.

78. * **Dr. Muhammad Ismail Buledi:** Will the Minister for Religious Affairs, Zakat, Ushr and Minorities Affairs be pleased to state:

(a) the number of the persons sent to perform Haj on Government expenses this year and the authority that recommended them; and

(b) the number of persons sent as seasonal staff for Haj,99 with province-wise break-up and the total expenditure to be incurred on them?

Raja Muhammad Zafarul Haq: (a) No body has been sent for performance of Hajj on Government expenses this year.

(b) The following three categories of Welfare Staff were deputed for Hajj duty to Saudi Arabia:-

(i) Hajj Medical Mission.- It consisted of 160 Doctors and paramedical staff. Out of this 25 doctors and 75 paramedical staff were selected from Armed Forces by Ministry of Defence/GHQ. Every year Ministry of Religious Affairs requests GHQ to nominate the required number of Medical staff strictly in accordance with the prescribed Provincial/Regional Quota and the nominations received from GHQ are accepted by the Ministry of Religous Affairs, 31 Civilian doctors and 29 paramedical staff were also selected on the basis of nominations received from Federal Government and Provincial Health Departments. Provincial Quota was kept in view while selecting these persons.

(ii) Khuddamul Hujjaj- 102 members of Khuddamul Hujjaj were deputed to Saudi Arabia, out of this , 80 were selected from Armed Forces by Ministry of Defence/GHQ. Similarly in this case also every year Ministry of Religious Affairs requests GHQ to nominate the required number of Khuddamul Hujjaj strictly in accordance with the prescribed Provincial/Regional quota and the nominations received from GHQ are accepted by the Ministry of Religious Affairs. In adition 22 Scouts also as Khuddamul Hujjaj duly recommended by Chief Scouts, Pakistan Boys Scouts Association were also sent to Saudi Arabia. In case of Scouts also Provincial/Regional quota was maintained by P.B.S.A.

(iii) Seasonal Staff.- 141 members of seasonal staff, the lowest No. in the last six years, were selected from Ministry of Religious Affairs , Zakat Ushr and Minorities Affairs other Ministries/ Divisions/Departments/Organisations/ Provincial Governments depending upon their willingness and ability to perform Hajj duty. Due consideration was given to representation to the Government employees from various Provinces. List of Medical Mission, Khuddamul Hujjaj (including Boy Scouts) and Seasonal duty staff is annexed.

The expenditure incurred on the welfare staff, deputed by this Ministry can be made available after completion of Hajj Operation.

(Annexure has been placed in the Table of the House and a copy has also been provided to the Member).

79. * **Haji Javed Iqbal Abbasi:** Will the Minister for Water and power be pleased to state the steps taken by the Government to improve electricity voltage in Mohallas gojra and Kohas, village Pakshahi, District Haripur?

Mr. Gohar Ayub Khan: The Mohallas Gojra and Kohas, village Pakshahi District Haripur are facing low voltage problem because these are located at tail end of Suraj Galli feeder, that takes off from Hattar Grid Station. Peshawar Electric Supply Company has suggested consturction of a new Grid Station at Khanpur for reducing length of 11 KV line feeding the above said villages to overcome low voltage problem. This proposal is under consideration.

80. * **Syed Iqbal Haider:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state the rate being charged by WAPDA for sale of the electricity to KESC and the rate at which KESC is purchasing electricity from IPPs?

Mr. Gohar Ayub Khan: WAPDA charged Rs.3/KWH for sale of power to KESC,KESC is purchasing Electricity from IPPs at the following rate:-

TAPAL Energy(AVG)	Rs. 2.87/KWH.
Gul Ahmed (AVG)	Rs.2.88/KWH.

82. * **Ch. Muhammad Anwar Bhinder:** Will the Minister for Water

and Power be pleased to state:

(a) the details of bonds issued by WAPDA during the year 1995-96 and 1997-98 indicating also their value; and

(b) the rate of interest to be paid on the said bonds and the period thereof?

Mr. Gohar Ayub Khan: (a and b) WAPDA did not issue any Bonds during 1995-96 and 1997-98. However, an overview of WAPDA Bonds issued to date is enclosed at Annexure-I.

Annex I

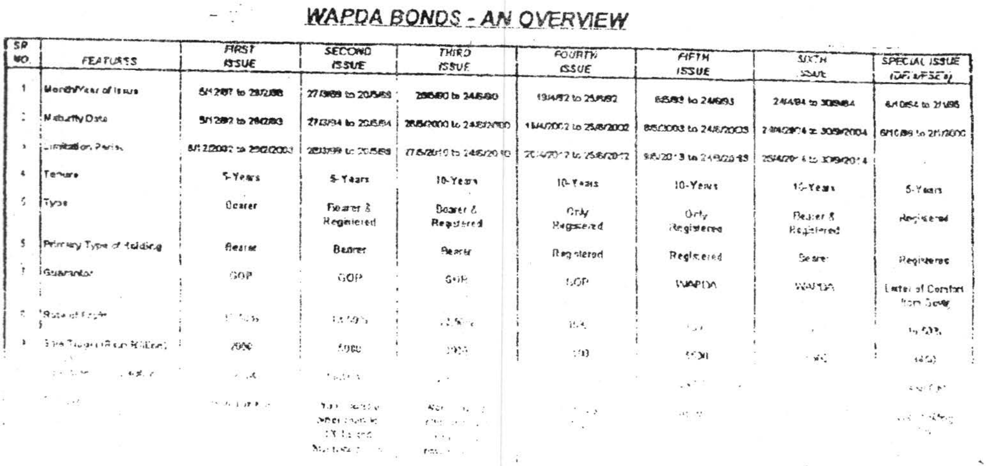

WAPDA BONDS - AN OVERVIEW

SR NO.	FEATURES	FIRST ISSUE	SECOND ISSUE	THIRD ISSUE	FOURTH ISSUE	FIFTH ISSUE	SIXTH ISSUE	SPECIAL ISSUE (DFI's/FSE's)
1	Month/Year of Issue	5/12/87 to 28/2/88	27/3/89 to 20/5/89	28/5/90 to 24/6/90	19/4/92 to 25/6/92	6/5/93 to 24/6/93	24/4/94 to 30/9/94	6/10/94 to 21/1/95
2	Maturity Date	5/12/92 to 28/2/93	27/3/94 to 20/5/94	28/5/2000 to 24/6/2000	19/4/2002 to 25/6/2002	6/5/2003 to 24/6/2003	24/4/2004 to 30/9/2004	6/10/99 to 21/1/2000
3	Limitation Period	5/12/2002 to 28/2/2003	28/3/99 to 20/5/99	27/5/2010 to 24/6/2010	20/4/2012 to 25/6/2012	9/5/2013 to 24/6/2013	25/4/2014 to 30/9/2014	
4	Tenure	5-Years	5-Years	10-Years	10-Years	10-Years	10-Years	5-Years
5	Type	Bearer	Bearer & Registered	Bearer & Registered	Only Registered	Only Registered	Bearer & Registered	Registered
6	Primary Type of Holding	Bearer	Bearer	Bearer	Registered	Registered	Bearer	Registered
7	Guarantor	GOP	GOP	GOP	GOP	WAPDA	WAPDA	Letter of Comfort from Govt.
8	Rate of Profit	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
9	Size Issued (Rs. in Million)	2000	5000	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]	Approved Security for Trustee investment [illegible]	Yes	Yes	[illegible]	[illegible]	No	[illegible]	Yes
[illegible]	Bank holdings subject to SBP Limits	Yes	Yes	Yes	Yes	Yes	Yes	Yes
[illegible]	Zakat Deduction at source	No	No	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	Voluntary
[illegible]	[illegible]	[illegible]	Yes	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]					
17	Net outstanding	N.A.	N.A.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
18	[illegible]	N.A.	N.A.	[illegible]	Registered	Registered	[illegible]	Registered
[illegible]	[illegible]	[illegible]	N.A.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	NIL

83. * **Ch. Muhammad Anwar Bhinder:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the internal and external debts against WAPDA as on 30th June, 1994,1995,1996,1997 and 1998;

(b) the aids or grants given by the Government to WAPDA during 1993-94, 1994-95, 1995-96, 1996-97 and 1997-98 separately; and

(c) the aids or grants received by WAPDA from foreign countries or Agencies during the said years, separately?

Mr. Gohar Ayub Khan: (a) Attached as Annexure-I.

(b & c) Attached as Annexure-II.

ANNEX - I

DETAIL OF EXTERNAL DEBTS AGAINST WAPDA
AS ON 30 JUNE 1994, 1995, 1996, 1997 & 1998.

(FIGURE IN MILLION RUPEES)

S.No	Nature of loan	30.06.1994	30.06.1995	30.06.1996	30.06.1997	30.06.1998
1	2	3	4	5	6	7
1.000	Foreign Loans directly received by WAPDA	20,327.015	20,747.387	26,450.083	28,934.647	28,046.197
2.000	Foreign Relent Loans (through Govt.)	54,820.136	59,786.957	62,920.081	69,601.009	74,146.745
	TOTAL EXTERNAL DEBTS :-	75,147.151	80,534.344	89,370.164	98,535.656	102,192.942

QUESTION NO. 83-A

DETAIL OF INTERNAL DEBTS AGAINST WAPDA
AS ON 30 JUNE 1994, 1995, 1996, 1997 & 1998.

(FIGURE IN MILLION RUPEES)

S.No	Nature of loan	30.06.1994	30.06.1995	30.06.1996	30.06.1997	30.06.1998
1	2	3	4	5	6	7
1.000	Cash Development Loans	18,596.339	19,262.771	19,691.752	13,401.884	12,917.601
2.000	Short Term Loans (from Commercial Banks)	6,598.199	9,895.181	12,091.609	9,322.849	11,146.250
	TOTAL INTERNAL DEBTS :-	25,194.538	29,157.952	31,783.361	22,724.733	24,063.851
	GRAND TOTAL :-	100,341.689	109,692.296	121,153.525	121,260.389	126,256.793

Annex II

WITH REFERENCE TO THE SENATE QUESTION NO:83-B & C
THE YEAR WISE DETAIL OF GRANTS RECEIVED BY WAPDA-POWER WING
DURING 1994,95,96,97 & 98 IS GIVEN BELOW:

(RS:IN MILLION)

1993-94	1994-95	1995-96	1996-97	1997-98
	313.682	678.51	260.093	248.511

84. * **Syed Iqbal Haider:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the number of incidents of thefts of electricity, electricity cables, electricty meters or other equipment and machinery discovered by WAPDA KESC in each province during the current financial year;

(b) the number of cases in respect of such incidents registered in each province;

(c) the number of officials of WAPDA and KESC found involved in such incidents indicating also their grade and the action taken against them;

(d) the number of persons arrested and prosecuted in the said cases with province-wise break-up and whether any officer or employee of WAPDA and KESC was arrested or prosecuted in these cases; and

(e) the amount of arears of electricity charges and penalties/fines, if any, recovered during the said period from the thieves or defaulters of electricity charges with province-wise break-up?

Mr. Gohar Ayub Khan: (a,b,c,d,e). The question has been faxed to all Distribution Companies (DISCOs) for furnishing the reply. The requisite information is to be collected from the field formations and it will take approximately 3 weeks time in receipt and compilation of information province-wise.

85. * **Malik Abdur Rauf:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that all the village around Chak Maral, Tehsil Pasroor, District Sialkot have been electrified, if so, the reasons for not electrifying the said village so far and the time by which it will be electrified?

Mr. Gohar Ayub Khan: The village Maral Tehsil Pasroor District

Sialkot was not recommended/nominated for electrification by any Honourable Legislator.

"UNSTARED QUESTIONS AND THEIR REPLIES"

2. **Mr. Habib Jalib Baloch:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the number and nature of vacant posts of BPS-17 and Pakistan State Oil (PSO) with province-wise break-up indicating also the qualification/criteria prescribed for the said posts?

Ch. Nisar Ali Khan: Pakistan State Oil Company Limited is a Public Limited Company quoted on Stock Exchange having its own grades and pay-scales different from those applicable to the government employees. Posts are created by PSO Board of Directors in line with the operational/commercial considerations.

3. **Mr. Habib Jalib Baloch:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the number and nature of vacant post of BPS-17 and above in Sui Northern Gas Pipelines Limited (SNGPL) with province-wise brak-up indicating also the qualification/criteria prescribed for the said posts?

Ch. Nisar Ali Khan: Sui Northern Gas Pipelines Limited is a Public Limited Company quoted on Stock Exchange having its own grades and pay-scales different from those applicable to the Government employees. Posts are created by SNGPL Board of Directors in line with operational/commercial considerations.

4. **Mr. Habib Jalib Baloch:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the number and nature of vacant posts of BPS-17 and above, separately, in Oil and Gas Development Corporation(OGDC) with

province-wise break-up indicating also the qualifications required and criteria prescribed for appointment against these posts?

Ch. Nisar Ali Khan: Oil and Gas Development Company Limited (OGDCL) is a Public Limited Company having its own grades and pay-scales different from those applicable to the Government employees. Posts are created by OGDCL Board of Directors in line with the operational/commercial considerations.

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین، جناب سیف اللہ خان پراچہ بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر مورخہ 21 اپریل کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے، اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، جمیل الدین عالی صاحب بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر مورخہ 21 اپریل کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے، اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، پہلے میں دیکھ لوں آج کا ایجنڈا کیا ہے۔ جناب آفتاب صاحب! آپ اپنی رپورٹ پیش کر دیجئے۔

PRESENTATION OF REPORT UNDER RULE 141.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: I beg to present report of the Functional Committee on Government assurances regarding the implementation of the Assurances given by the Government on the floor of the House.

Mr. Chairman: Item No. 4, Mian Yasin Khan Wattoo sahib.

Mian Mohammad Yasin Khan Wattoo: I move the following motion that this House expresses its deep gratitude to the President of Pakistan for his address to both the Houses assembled together on 11th March, 1999.

جناب چیئرمین، اس کو ہم نے already طے کر دیا ہے، the programme has been laid down کہ جی we start discussion on Thursday on this and the voting will be held on the 7th of May اور اگر ضرورت پڑی تو ہم دو سیشن بھی کر لیں گے to finish this, we won't keep it pending. اس کے علاوہ تو آج کچھ اور نہیں ہے؟ اب کیا کرنا ہے، جی رضا ربانی صاحب۔

POINT OF ORDER RE: LODGING OF AN FIR AGAINST A SENATOR.

Mian Raza Rabbani: Sir, I will help you out because we are short of time and there are a lot of other friends. So, I will try and conclude two points in virtually two and a half minutes.

First of all sir,I would like to draw the attention of Raja sahib,through you, to the fact and also Wattoo sahib is here certainly, so, he could note this down to a fact which once again shows how Senators and Parliamentarians are being picked out and being subjected to harassment because of their political views.Sir, here is an FIR which I will place on the record of the House. This FIR has been lodged against Senator Safdar Abbasi in the Market Police Station, Larkana on the 20th of this month. He took out a peaceful procession. The FIR also does not speak of any incident of violence or carrying of fire arms or any such thing. The only allegation in the FIR is that the slogans were being raised against the Prime Minister of Pakistan and I have underlined that, it is in Sindhi . Mr. Chairman sir, you yourself are an eminent lawyer. Kindly see what are the sections under which FIR has been lodged against Senator Safdar Abbasi, it is section 149, common intention, no problem, but Section 124 (a) of PPC, what is that, that is:

> 'Sedition': whoever by words, either spoken or written or by signs or by visible representation or otherwise brings or attempts to bring into hatred or contempt or exercises or attempts to exercise dis-satisfaction towards the Federal Government or provincial government established by law shall be punished with imprisonment for life to which fine may be added or with imprisonment which may extend to three years to which fine may be added."

It does not end over here sir, it goes on and then Section 153 (b) again is: "inducing students etc. to take part in political activity."

These sir, you would recall our legacies of the colonial period. Section 124 (a) and 153 (b), as far as my memory serves me, were only used during the black period of Gen. Zia's Martial Law. After that no political worker has ever been booked under these sections. These I just wanted to bring to your notice and I will give this to Raja sahib.

جناب چیئرمین: وٹو صاحب ! یہ معاملہ ذرا دیکھیں۔

میاں محمد یسین خان وٹو: جناب والا! میں اس کو دیکھ لیتا ہوں۔ میں وزیر داخلہ صاحب سے بھی take up کر لوں گا لیکن میرے فاضل دوست جس طرح ارشاد فرما رہے ہیں 124 (a) کے بارے میں تو محسوس یہ ہوتا ہے کہ وہاں جو پولیس افسران ہیں، وہ شاید آپ کے زمانے کے ہیں کیونکہ آپ بہت specialist ہیں اس سلسلے میں۔

جناب چیئرمین: میاں صاحب ! اس کو ذرا دیکھیں take a note of this

میاں محمد یسین خان وٹو: میں نے عرض کیا ہے کہ میں وزیر داخلہ صاحب کے ساتھ take up کروں گا۔

Mr. Chairman : If you look, Safdar Abbasi is far more serious in the House.

میاں محمد یٰسین خان وٹو : جناب 124-A کے یہ اتنے عادی تھے کہ یہ بہت سارے لوگوں پر لگی۔ خود مجھ پر بھی لگی 124-A۔

جناب گوہر ایوب خان : مجھ پر بھی لگی تھی۔

جناب چیئرمین : آپ پر بھی لگی تھی۔ یہ کوئی اتنی serious بات نہیں ہے' یہ تو ہر ایک پر لگی ہوئی ہے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو : جناب ! ہم اس کا حل نکالیں گے۔

جناب چیئرمین : بہرحال جی. we will take care of this, don't worry.

Mian Raza Rabbani : Sir, I will take just one minute, literally one minute.

Sir, the honourable Minister for Information is here and I would like to draw his attention. Sir, I am quite sure he is not aware but it appears that first the Interior Ministry was taken over by Ehtesab Cell and now the Information Ministry again, after the "Jang" incident has been taken over because they have done exactly what they did with the documents in the reference, tempered and forged documents.

Yesterday sir, a programme was telecast on PTV

"عالمی رائے عامہ اور بینظیر" words to this effect. اس میں انہوں نے اخبارات کی مختلف' cuttings جو international press میں آیا' وہ دکھائیں۔ جناب ! ٹائم میگزین جو اس ہفتے کا ہے' آپ دیکھ لیں۔ اس میں یہ لکھا ہے ٹائمز' اور یہاں پر لکھا ہے .Guilty پورے ٹائم پر انور کی فوٹوگراف ہے' ملائیشیا' اور یہ بھی انہی کا آدمی ہے اور اس کے نیچے لکھا ہے'

what the Anwar's verdict means for Malaysia. پی ٹی وی نے کل کیا کیا اس پروگرام میں

اس کو اتنا cover کرکے Time , Guilty, اور اندر جو سٹوری بینظیر صاحبہ کی ایک صفحہ کی ہے which is a mixed story sympathetic yet stating the factual position as it is because of the judgement. Now is this ethics, is this what the PTV should be doing ? This only exposes that even the document, that is why I have said, I am sure that the honourable Minister is not even aware of this because he is well aware of journalistic ethics and I am sure he has got nothing to do with it but this is how Ehtesab Bureau tailors, concocts and reports out of context documents and facts. These were two points that I wanted to bring to your notice.

جناب چیئرمین: جناب مشاہد حسین صاحب۔

جناب مشاہد حسین سید : شاید اردو میڈیم' انگریزی میڈیم کا مسئلہ نہ ہو گیا ہو۔

Sorry sir, I did not see the programme yesterday because I don't watch television all the time. I will certainly make a note of it and I am sure there must have been some error somewhere because the television always tells the truth.

As far as the cover story is concerned, making the reference was to the 'Times, Story. And the ' Times, story does say that this case might mark the end of her political career. So, it is a negative story against Benazir Bhutto Sahiba but we are clear. We do not try to have some factual inaccuracies but I will look into the matter, شاید اردو میڈیم' انگریزی میڈیم کا مسئلہ نہ ہو گیا ہو۔

جناب چیئرمین: جی آفتاب شیخ صاحب۔

جناب آفتاب احمد شیخ : جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ اخبار کی اس خبر کی طرف دلانا چاہتا ہوں جس میں یہ کہا گیا ہے کہ کراچی پولیس نے متحدہ کے سترہ کارکنوں سمیت چوبیس ملزمان گرفتار کر لیے۔ یہ ایک unending سلسلہ چل رہا ہے۔ پندرہ' دس' بیس' چوبیس' اٹھارہ روزانہ ہمارے لوگ پکڑے جا رہے ہیں اور جھوٹی ایف آئی آروں میں ان کو فٹ کیا جا رہا ہے' ایک بات۔ دوسری بات یہ ہے کہ کل رات نائن زیرو پر بھی پولیس نے چھاپہ مارا ہے ' raid کیا باقاعدہ وہاں پر۔ میں یہاں پر صرف یہ بات جاننا چاہتا

ہوں کہ نائن زیرو پر چھاپہ اور یہ unending arrests کا سلسلہ چل رہا ہے، مجھے یہ بتایا جائے کہ کتنے لوگ wanted ہیں اور یہ سلسلہ ہمارے خلاف کب تک چلے گا، کب تک یہ گرفتاریاں، یہ چھاپے، گھروں میں گھسنا اور عورتوں کی بے عزتی کرنا، ہر طریقے کا ظلم ڈھانا جاری رہے گا۔ آخر اس کی کوئی حد، کوئی حساب ہے کہ نہیں، اس کی کوئی limit ہے کہ نہیں۔ میں نے اس سے پہلے بھی یہ question raise کیا تھا، Interior Minister کو اس کا جواب دینا تھا، انہوں نے اس کا جواب نہیں دیا۔ آج پھر یہ بات اٹھا رہا ہوں۔ کل رات ہمارے چوبیس افراد گرفتار ہوئے ہیں، 24، اور ساتھ ساتھ نائن زیرو پر چھاپہ پڑا ہے ۔ ہاؤس میں بات اٹھائی جاتی ہے اور اس طرف سے ذمہ داری سے کوئی جواب نہیں آتا ہے۔ یہ کہہ کر ٹال دیتے ہیں کہ Minister صاحب نہیں ہیں، کل جواب دیں گے، پرسوں جواب دیں گے۔ اس صورت حال کے پیش نظر میں یہ بہتر سمجھتا ہوں کہ آپ کے سامنے اپنا protest record کراؤں اور ساتھ ساتھ walk out کروں۔

جناب چیئرمین۔ میرے خیال میں Minister صاحب آ جائیں گے، وہ روس گئے ہوئے ہیں۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ بات یہ ہے کہ وہ خود ہوتے نہیں ہیں اور یہ ظلم اور زیادتیاں سندھ میں چل رہی ہیں۔

جناب چیئرمین ۔ دیکھیں again the genuine problem arises کہ آپ point of order raise کرتے ہیں، وزیر کو کیا پتا ہوتا ہے کہ آج کیا raise ہونا ہے۔ اگر کوئی طریقہ کار بن جائے تو I can ask the Minister to be ready with the reply, if he is not ready, the colleagues can give reply لیکن کوئی طریقہ کار بن جائے۔ جی جناب شیخ صاحب، جی فرمائیے ۔

شیخ رفیق احمد ۔ جناب یہ ماہ اپریل کا سب سے بڑا لطیفہ ہے کہ Pakistan Television سچ بولتا ہے ۔ چلیئے اپریل تک ہی محدود رکھتا ہوں۔ یہ سب سے بڑا لطیفہ ہے کہ Pakistan Television سے جو کچھ نشر ہوتا ہے وہ سچ ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ۔ جناب زاہد خان صاحب۔

جناب محمد زاہد خان۔ جناب ! میرا point of order پوست کے متعلق ہے۔ پچھلے سال میرے علاقے میں Army کا operation ہوا تھا اور وہاں جو پوست کاشت کی گئی تھی اس کو تلف کیا گیا تھا اور جناب ! آپ کے سامنے یہاں پر Interior Minister نے floor of the House پر وعدہ کیا

اور آپ کے Chamber میں یہ فیصلہ ہوا ' آپ کے Chamber میں ' میں اور وہ بیٹھے تھے ' کہ جہاں ہم نے پوست کی فصل کو تلف کیا ہے وہاں اس کا معاوضہ لوگوں کو دیا جائے گا۔ جناب! اس کے بعد جن لوگوں نے protest کیا تھا وہ جیلوں میں گئے تھے اور یہاں وعدہ کیا گیا تھا کہ ان کو چھوڑ دیں گے۔ جناب ! ان لوگوں کو تو ضمانتوں پر چھوڑ دیا لیکن ان کو آج تک معاوضہ نہیں ملا اور میں نے اس وقت floor of the House پر کہا تھا کہ اگر آپ اس کا مستقل حل نہیں ڈھونڈیں گے تو یہ لوگ پھر اس کو کاشت کریں گے۔

جناب اس سال پھر وہی ہوا۔ مشاہد حسین صاحب کہتے ہیں کہ ہمارا T.V سچ بولتا ہے۔ آپ بوسنیا سے تو لوگوں کو دکھا رہے ہیں کہ گھروں سے نکل کر جا رہے ہیں اور آپ کا PTV وہاں سے تو خبر دے رہا ہے لیکن اپنے علاقے کی کیوں نہیں دے رہا ہے جہاں پر فوجی action لے رہے ہیں اور وہاں لوگوں کی فصلیں تباہ کر رہے ہیں ' لوگ گھروں کو چھوڑ کر بھاگ رہے ہیں۔ تو یہ بھی T.V پر دکھا دیں پھر صحیح ہو گا کہ آپ جھوٹ نہیں بولتے ہیں اور قوم کے سامنے صحیح دکھاتے ہیں۔ جناب ! وہاں پر پھر اس سال فوجی action ہوا اور وہاں پر جو فصل تھی وہ تلف کی گئی۔ جناب ! آپ یہ بتائیں ' میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ ہر سال ان لوگوں کے ساتھ یہی ظلم کیا جائے گا کہ وہ لوگ جو فصل کاشت کرتے ہیں وہ تلف کر دی جاتی ہے۔ آج تک وہ بازار سے اس شرط پر چیزیں لاتے ہیں ' آٹا لاتے ہیں ' چینی لاتے ہیں ' کپڑے خریدتے ہیں ' بچوں کی کتابیں خریدتے ہیں اور اس بناء پر کہ جب اس سال کی فصل آئے گی اور اس سے جو پیسے ملیں گے اس سے ہم آپ کو ادا کریں گے۔ جب یہ فصل قریب جاتی ہے تو پھر فوجی action لیتے ہیں اور وہاں پر جا کر ساری تلف کر دیتے ہیں۔ لوگ ' بچے بھوکے مرتے ہیں ' سکولوں کی فیسیں نہیں ہوتی ہیں۔ جناب ! ایک طرف دکاندار کو نہیں دے سکتے ہیں اور فوج الگ action لیتی ہے۔ چھاؤنیوں سے چلتے چلتے کتنا خرچہ آتا ہے۔ اگر وہ پیسہ بھی ان کو دیا جاتا تو رضاکارانہ طور پر اس کو تلف کر دیتے۔ لیکن جناب! حکومت کو باہر سے funding ہو رہی ہے۔ جناب ! میری آپ سے درخواست ہے کہ پچھلی بار آپ کے Chamber میں طے یہ ہوا تھا ' لیکن کوئی غور نہیں کیا گیا۔ یہاں ایک special committee بنائیں کیونکہ جو funding باہر سے ہو رہی ہے وہ یہاں اسلام آباد میں کھائی جاتی ہے۔ ان لوگوں تک ایک پیسہ بھی نہیں جاتا ہے کیونکہ پوچھنے والا کوئی نہیں ہے۔ یہاں اتنی گاڑیاں خریدتے ہیں ' جناب اتنے expenditures ہیں ' صرف 37 کروڑ روپے گاڑیوں کے اور officers کی تنخواہیں ہیں۔ Total 84 سے 96 کروڑ روپے اس کی funding کے لئے آئے ہیں۔ اگر 37 کروڑ وہ نکال لیں ' 15 کروڑ اور ہے کہ باہر سے consultant کو لا کر تنخواہیں

دیتے ہیں حالانکہ وہ consultant پہاڑ میں کیا کرے گا، وہ پہاڑ والوں سے پوچھے گا کہ ادھر کیا چیز چاہیئے، وہ نہیں کرتے، 15 کروڑ روپے اس پر خرچ ہوتے ہیں۔ تقریباً ساٹھ، ستر کروڑ روپے اس پر لگ جاتے ہیں۔ جناب ! اگلے سال وہاں پر یہ مسئلہ پھر ہو گا۔ اب بھی لوگ بھوکے مر رہے ہیں، وہاں پر لوگ باہر نکلے ہیں، بھوک ہڑتالیں ہو رہی ہیں اور حکومت آرام سے بیٹھی ہے۔ جناب ! میں آپ سے پھر عرض کرتا ہوں کہ آپ Senate سے special committee بنائیں تا کہ وہ جا کر حالات کا جائزہ لے۔

جناب چیئرمین۔ آج چوہدری صاحب آ جائیں گے، ان سے ایک میٹنگ دوبارہ کر کے ایک طریقہ کار طے کر لیتے ہیں کہ اس کو کس طرح ڈیل کیا جائے۔

جناب زاہد خان۔ جناب والا! یہ ذمہ داری آپ لے لیں۔

جناب چیئرمین۔ جب دوبارہ ہم میٹ کریں تو آپ مجھے یاد کروائیں، ان کو بھی بلا کر اور آپ کو بھی بلا کر اس مسئلے کو طے کر لیں گے۔ بلیدی صاحب۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی۔ جناب والا! اس ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں ۔ مسئلہ یہ ہے کہ ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ آج صبح پانچ بجے ہمارے مرکزی دفتر تحفظ ختم نبوت ملتان میں پولیس نے بھاری تعداد میں سٹاف لے کر چھاپہ مارا اور وہاں پر ہمارے اکابرین کو ایک لائن میں کھڑا کر کے ان کو فجر کی نماز ادا کرنے سے بھی روک دیا ۔ ڈیڑھ گھنٹے تک ان کو کھڑا کر کے بعد میں وہ واپس چلے گئے۔ جب انہوں نے وجہ پوچھی کہ وجہ کیا ہے تو پولیس والوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ تحفظ ختم نبوت کی تنظیم کا کسی پارٹی سے تعلق نہیں ہے ۔ اس میں ہر پارٹی کے لوگ ہوتے ہیں ۔ یہ پورے ملک میں اسلام کے لئے کام کر رہی ہے اور اس کے کوئی سیاسی مقاصد نہیں ہیں۔ چونکہ وزیر داخلہ نہیں ہیں ، راجہ ظفرالحق صاحب جو وزیر مذہبی امور ہیں ، موجود ہیں ، میں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس مسئلے کی فوری طور پر تحقیقات کریں کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ اس ملک میں ہمارے مقدس مذہبی اداروں کی اس طرح بےعزتی کی جاتی ہے ۔ یہ پورے ملک کا مسئلہ ہے، چودہ کروڑ عوام کا مسئلہ ہے، اس سے ہمارے جذبات مشتعل ہوئے ہیں اور ہم اس چیز کو بالکل برداشت نہیں کریں گے ۔ اس کی فوری انکوائری کریں اور کل تک ہمیں بتائیں کہ اس کی کیا وجہ تھی کہ ناجائز طور پر اکابرین کی بےعزتی کی گئی ، ان کو نماز سے بھی روکا گیا ۔ اس اسلامی ملک میں یہ لوگ اسلام نافذ کرنے کا واویلا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم شریعت بل بھی لائیں گے اور وہاں جا کر ختم نبوت کے اکابرین کو کھڑا کر کے نماز

پڑھنے سے بھی روکا جاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ افسوسناک معاملہ ہے اور اس کی فوری طور پر انکوائری ہونی چاہیئے۔

جناب چیئرمین۔ راجہ صاحب! آپ اس معاملے کو دیکھ لیں۔ رضا صاحب! ایک اور چیز طے کرلیں کہ we start with this discussion on Thursday, Question Hour کا کیا کرنا ہے۔

میاں رضا ربانی۔ Question Hour ہو گا۔

Mr. Chairman: We shall try and finish on time and if necessary two sessions can be held. Yes, Haji Javed Iqbal Sahib.

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ جناب چیئرمین! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ آج سے تقریباً تین مہینے پہلے سیمنٹ کا نرخ فیکٹریوں نے از خود 135 روپے فی بوری مقرر کر دیا تھا۔ اس کے بعد انہوں نے ملی بھگت کرکے اس کا نرخ 245 ,240 روپے فی بوری کر دیا۔ حکومت کی طرف سے مناپلی کنٹرول بورڈ کے چیئرمین نے 80 روپے فی بوری کم کرکے ان کو کہا کہ آپ 140 ,135 روپے فی بوری خود فروخت کر رہے تھے تو اب ریٹ 150 روپے فی بوری کریں اور اس کے ساتھ ساتھ پرائیویٹ فیکٹریوں نے مناپلی قائم کر لی اور ہماری جو سٹیٹ کی فیکٹریاں تھیں خاص طور پر حطار کی ان کو ناگزیر وجوہات کی بنا پر ملی بھگت کر کے بند کرا دیا گیا۔ اگر سٹیٹ سیمنٹ کارپوریشن چلاتی تو شاید یہ فیکٹریاں بند بھی نہ کرتے۔ آج جو دو سو روپے فی بوری کا فیصلہ کیا گیا ہے یہ غریب عوام کے ساتھ انتہائی زیادتی ہے۔ میں وزیرخزانہ صاحب اور قائد ایوان اور حکومت کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ یہ سراسر زیادتی ہے کہ جب پرائیویٹ ادارے خود 135روپے فی بوری سیمنٹ فروخت کرتے رہے اور اب ملی بھگت کرکے 245 روپے فروخت کر رہے ہیں اور سٹیٹ کارپوریشن کے کارخانے automatically بند ہو جاتے ہیں' اس کی کیا وجوہات ہیں؟ اس کی انکوائری کی جائے کہ حطار فاروقیہ فیکٹری کیوں بند ہوئی اور آج تک وہ بند ہے صرف اس لئے تاکہ جو پرائیویٹ ادارے ہیں وہ اپنی اجارہ داری قائم کرسکیں اور غریب عوام کو لوٹتے رہیں۔ یہ عوام کے ساتھ بڑی زیادتی ہے اور میں وزیر اعظم پاکستان کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ سیمنٹ کا ریٹ 135 روپے مقرر کرنے کے بعد اگر یہ دو سو روپے کر دیا گیا ہے تو اس کی تحقیقات کی جائے اور جو لوگ اس میں ملوث ہیں ان کو کڑی سے کڑی سزا دی جائے۔

جناب چیئرمین۔ وٹو صاحب! سیمنٹ کی قیمتوں کے بارے میں یہ پوائنٹ آف آرڈر نوٹ

کرلیں اور وزیر خزانہ کو پہنچا دیں کہ دو سو روپے فی بوری کا نرخ بڑی زیادتی ہے اور خاص طور پر فاروقیہ فیکٹری جو بند ہوئی ہے وہ کیوں بند ہوئی ہے؟ بدر صاحب۔

جناب جہانگیر بدر ۔ شکریہ جناب چیئرمین۔ آج دوسری جانب موصوف وزیر قانون اور انصاف تشریف نہیں رکھتے ۔ جناب چیئرمین ! میں نے کل ان کی باتیں سنیں، نہایت خاموشی کے ساتھ ان کی طویل تقریر سنی جس میں انہوں نے ذاتی باتیں کیں، انہوں نے قانونی باتیں کیں، انہوں نے سیاسی باتیں کیں۔ اگر ان سب باتوں کا یہاں پر جواب دیا جائے تو شاید ہاؤس کا وقت بھی اس کی اجازت نہ دے اور مجھے اپنے گروپ کی جانب سے بھی یہی ہدایت ہے کہ میں کم سے کم وقت لوں لیکن جناب والا! وزیر موصوف کا جو کل style تھا بات کرنے کا، جس طریقے کے ساتھ کل انہوں نے یہاں پر بات کی مجھے اس پر بہت حیرانی ہے۔ میرے دل میں بھی ان کے بارے میں بہت اچھی رائے تھی، بہت اچھی speech انہوں نے کی، بہت اچھے وکیل ہیں، ماہر قانون بھی ہیں لیکن نہ جانے ان کو کیا ہو گیا کہ کل اس طرح سے طنزیہ ہنسی، ہر بات پر ہنسی اور قانون کو اس طرح سے پیش کرنا جیسے وہ قانون کے بابا آدم ہیں اور یک طرفہ قانون کی traffic, کوئی defence کی رائے نہ دینا، خود سوال کرنا خود ہی جواب دینا، جناب اس طرح تو بادشاہ کے درباروں میں ہوا کرتا تھا۔ حکمرانوں کو خوش کرنے کے لئے درباری اس طرح کی باتیں کیا کرتے تھے۔ نواز شریف بھی ایک مغلیہ شہزادہ ہے اور یہ ان کے ملا دو پیازہ ہیں۔ اس طرح یہ کل یہاں باتیں کرتے رہے ہیں ان کو خوش کرنے کے لئے۔ جناب! آپ یہ ذرا ملاحظہ کریں، حکومت پاکستان کی وکالت، Switzerland Government کی وکالت انہوں نے کی، لندن کی عدالتوں کی وکالت انہوں نے کی۔ اس طرح سے دلائل دے رہے تھے جیسے انہیں Switzerland کی طرف سے یہ حق مل گیا ہے کہ جاؤ جا کر یہ باتیں کرو۔

یہ پارلیمنٹ ہے، یہاں پر پارلیمینٹری زبان ہونی چاہئے ۔ اگر ان کو سپریم کورٹ جانے کا شوق ہے تو جائیں وہاں سے، Attorney General کو ہٹا دیں ۔ یہاں پر تو طرز یہ تھا جیسے وہ سپریم کورٹ کو خطاب کر رہے ہوں۔ وہاں پر Attorney General بن جائیں۔ جائیں، وہاں پر جا کر جتنی باتیں بی بی کے کیس کے متعلق یہاں پر کی ہیں، وہ کریں ۔ ابھی تو وہ leave to appeal کے لئے بھی نہیں گئیں اور یہاں پر سب کہتے ہیں کہ وہاں پر یہ ہوا، وہاں پر necklace کا بھی ہوا، وہاں پر اکاؤنٹ کا بھی ہوا، necklace بھی واپس منگوائے اور اس کے بعد اعتراز صاحب کو پڑ گئے۔ ان کی قابلیت پر انہوں نے اٹیک کیے ۔ یہ کس قسم کے وزیر انصاف ہیں۔ نہ انہوں نے ذاتی انصاف کیا ہے نہ انہوں نے سیاسی انصاف

کیا ہے نہ انہوں نے کوئی قانونی بات ٹھیک کی ہے ۔ الیکشن کمیشن کی بات اعتراز صاحب نے کی تھی اور انہوں نے کہا یہ کہتے ہیں کہ سوال میں نے کیا ہے تو اس کا جواب دے دیتے۔ بی بی کا اپنا حق ہے، انہوں نے سپریم کورٹ میں جانا ہے ۔ یہ کیسے formality کے طور پر دے سکتے ہیں---

جناب چیئرمین۔ اب اپیل سپریم کورٹ میں جا رہی ہے----

جناب جہانگیر بدر ۔ میں آ رہا ہوں ۔ دو تین باتیں ہیں میں چھوڑ دیتا ہوں۔ میں سب چیزیں چھوڑ دیتا ہوں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہم سے سپریم کورٹ میں جانے کا حق چھیننا چاہتے ہیں۔ لیکن تین چیزیں ایسی ہیجن پر میں یہاں جناب چیئرمین ! دو تین لفظ ضرور کہنا چاہوں گا۔ ایک انہوں نے سیاسی بات کی جو پارٹی کے متعلق تھی۔ ایک انہوں نے سندھ کارڈ کی بات کی اور سب سے بڑی انہوں نے پنجاب کے متعلق بات کی ۔ جو چیز بھی آئی ، پنجابی جج ، پنجاب کے متعلق اس طرح سے بات کی جیسے پنجاب کے ماسے ہیں ،ٹھیکیدار ہیں۔ ان کو کس نے حق دے دیا، کس نے حق دیا جناب--

بنا ہے شاہ کا مصاحب پھرے ہے اتراتا
و گرنہ شہر میں غالب کی آبرو کیا ہے ۔
میدان میں آئیں تو سہی ،---

جناب چیئرمین۔ میرا خیال ہے اس مسئلے پر اب چونکہ اپیل بھی جا رہی ہے ۔ ہوگئی ناں بات۔

جناب جہانگیر بدر ۔ یہ دو تین بہت ضروری باتیں ہیں۔ پنجاب کی بے عزتی کا سوال ہے ۔ یہ پنجاب کے ٹھیکیدار نہیں ۔

جناب چیئرمین۔ باتیں سب ہوگئیں۔

جناب جہانگیر بدر ۔ چلیں میں سب چھوڑ دیتا ہوں ۔ میں سندھ کارڈ پر بھی بات نہیں کرتا ۔ یہاں پر اکرم ذکی صاحب بیٹھے ہیں، یہ جنیوا کانفرنس میں گئے تھے ۔ آپ ان سے پوچھیں وہاں پر پنجاب کے مختلف علاقوں میں جو این جی اوز بنی ہیں، ان کی نمائندگی کس نے کی ہے اور کس طرح ہندوستانی لابی ان کو وہاں سپورٹ کر رہی تھی۔ حکومت کو تو کچھ پتہ ہی نہیں ۔ یہ سندھ کارڈ کی یہاں پر بات کر رہے ہیں۔ یہ تو بے خبر ہیں لیکن میں پنجاب کی بات ضرور کرنا چاہوں گا ۔ یہ پنجاب پر الزام غلط ہے کہ پنجاب والے فیڈریشن کو توڑنا چاہتے ہیں۔ یہ حکمران پنجاب کے ٹھیکیدار نہیں ۔ یہ ملک نواز شریف اور اس کے باپ

دادے کی جاگیر نہیں ۔ پنجاب غریب پنجابیوں کا ہے ۔ پنجاب مزدوروں ، کسانوں اور دانشوروں کا ہے ۔ جعلی لسٹوں سے بھاری مینڈیٹ لیکر -- جناب آپ جس وقت چاہیں بحث کرلیں ۔ مجھے بھی ٹائم دیں ۔ آپ بھی دے لیں ۔ جس طرح دل چاہے بات کریں لیکن ایک بات یاد رکھیں ۔ پنجاب کے غریب لوگ سنیں ۔ صفدر عباسی سنو ! یہ نہیں سننا چاہتے ۔ تم فیڈریشن کو ختم کرنے کی باتیں کرتے ہو ، یہ پنجاب کا غریب ، مزدور ، کسان ، دانشور نظام کی تبدیلی چاہتا ہے انگریزوں کے وقت سے یہاں کی زمینوں پر قابض جاگیر دار پنجاب کے غریبوں کا نمائندہ نہیں ۔ یہاں کا سرمایہ دار ، بنکوں کے پیسوں سے یہاں پر گروپ آف کمپنیز قائم کرنے والے اور یہاں پر انڈسٹریل فیوڈل ازم قائم کرنے والے پنجاب کے غریبوں کے نمائندے نہیں نہ پنجاب کے لوگ ان کو اپنا نمائندہ سمجھتے ہیں اور ایک بات تمہیں بتا دوں ۔ مجھے ٹائم نہیں دے رہے لیکن میں دو شعروں میں صفدر عباسی تمہیں بتاتا ہوں کہ پنجاب کے غریب لوگ کیا چاہتے ہیں اور پنجابی میں ہی بتاؤں گا۔ استاد دامن نے لکھا تھا۔ چند شعر ہیں۔ جناب چیئرمین ! آپ بھی سنیں۔ غریب پنجابی کیا چاہتا ہے ان جعلی حکمرانوں کے خلاف۔

دنیا وچ ہن پرانے جئے نظام بدلے جان گے
اونٹ دی سواری دے مقام بدلے جان گے
امیری تے غریبی دے نام بدلے جان گے۔
آقا بدلے جان گے غلام بدلے جان گے۔
سلطانی بدلی جائے گی درباری بدلی جائے گی۔
تعزیرات ہند دی کہانی بدلی جائے گی
دانائی وچ ہن نادانی بدلی جائے گی
اک اک فرنگی دی نشانی بدلی جائے گی
کتاب بدلی جائے گی، مضمون بدلے جان گے
عدالت بدلی جائے گی، قانون بدلے جان گے
دولتانے بدلے جان گے، نون بدلے جان گے
غداراں دی رگاں وچوں خون بدلے جان گے۔

پاکستان ایک رہے گا۔ فیڈریشن قائم رہے گی۔ آؤ ظالمانہ نظام کے خلاف چاروں صوبوں کے غریب لوگو ! اکٹھے ہو کر جدوجہد کریں۔ بنکوں کی اس دولت سے بنے ان جعلی لیڈروں کو یہاں سے مار بھگاؤ۔ ابھی

وقت ہے ملک بچ سکتا ہے ۔ ابھی وقت ہے فیڈریشن بچ سکتی ہے ۔ ایک دفعہ بھاشانی نے کہا تھا کہ ہمارے ساتھ یہ سلوک مت روا رکھو ۔ جب ہم نے آپ کو کہہ دیا وعلیکم السلام ، تو پھر آپ کو پتہ چلے گا کہ کیا ہوگا۔ پھر ایک بار جاتی دفعہ اس کے ساتھ برا سلوک ہوا تو اس نے جہاز میں بیٹھتے وقت کہہ دیا وعلیکم السلام ، اور پھر مشرقی پاکستان بنگلہ دیش بن گیا تھا۔

ہم نہیں چاہتے کہ یہاں پر محترمہ بے نظیر بھٹو کے ساتھ اس طرح کا سلوک ہو ۔ ہم جو سالہا سال سے شہید ذوالفقار علی بھٹو کے وقت سے یہاں پر آمریت کے خلاف جدوجہد کرتے ہوئے ان کے ساتھ ہیں ، ہمیں بھی وہ کہہ دیں کہ جاؤ جہانگیر بدر ! وعلیکم السلام ۔ ہم آج ان کے ساتھ ہیں' ہم فیڈریشن کو بچانا چاہتے ہیں۔ اگر خالد انور صاحب کو کوئی غلط فہمی ہے کہ پارٹی ٹوٹ رہی ہے تو آپ کو یاد ہے کہ ۷۷ء میں جب یہاں پر تحریک چلی تو جناب شہید ذوالفقار علی بھٹو نے اس وقت بھی کہا تھا ' جب امریکن سفیر نے کہا کہ' party is over شہید ذوالفقار علی بھٹو نے کہا the party man knows, party will not be over. آج میں بھی کہتا ہوں سب سن لیں ، خالد انور سن لیں' this party will never be over. اس پارٹی کو آمریت نہیں ختم کر سکی' اس پارٹی کو آمریت کی باقیات نہیں ختم کر سکیں ۔ جو چاہے آپ کر لیں' پاکستان پیپلز پارٹی غریب عوام کی نمائندہ جماعت ہے ' زندہ رہے گی ، جنگ کرے گی' جدوجہد کرے گی اور آپ لوگوں کو پتہ نہیں چلتا ، آپ ہر بات پر ہنستے ہیں' آپ نے laugh سنی ہے ' last laugh نہیں سنی۔ ان کو پتہ چل جائے گا جب ان کو کہیں سر چھپانے کی جگہ نہیں ملے گی۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین ۔ اب اس مسئلے پر اس طرف سے بھی بولنا چاہ رہے ہیں لیکن میرا خیال ہے کہ اس مسئلے پر دونوں جانب سے بحث ہو چکی ہے ۔ سپریم کورٹ میں اپیل جا رہی ہے ۔ So we should conclude this.

(مداخلت)

جناب چیئرمین ۔ میرے خیال میں اگر میری درخواست مان لی جائے تو جمعرات کو صدارتی خطاب پر بحث شروع کرنی ہے ۔ اس میں ساری چیزیں سن لیں گے کیونکہ ----

(مداخلت)

Mian Raza Rabbani : Sir, I will just try to solve this problem through you. We are not resiling from the agreement that we had made but there are a number of speakers....

جناب چیئرمین-پھر ادھر سے شروع ہو جائیں گے -

(مداخلت)

میاں رضا ربانی - جناب !اگر آپ میری عرض سن لیں -

Mr. Chairman: But I feel that because the matter is going to the Supreme Court...

میاں رضا ربانی -جناب ! نہیں، اگر ایک منٹ میری تجویز سن لیں تو I am sure you will
agree with me. جناب ادھر سے ہماری پارٹی کے بھی بہت سے دوست بولنا چاہتے ہیں -

جناب چیئرمین- کافی لمبی بحث ہو چکی ہے -

میاں رضا ربانی -جناب ! آپ پھر مجھے بولنے نہیں دے رہے - دوسرے پارلیمانی پارٹی لیڈرز
بھی بولنا چاہ رہے ہیں -

(اس مرحلہ پر اذان نماز جمعہ کی آواز ایوان میں سنائی دی)

جناب چیئرمین-جی رضا ربانی صاحب -

میاں رضا ربانی - میں عرض کر رہا تھا کہ بدھ کو پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے - What we
can do , what we have planned to do is to sit on Wednesday, Private Members'
in the early hour, an hour and a half we can جو ایجنڈے پر آئے گا اس کو business
dispose that off. In the rest of the time our speakers here can take up the time....

جناب چیئرمین-پھر تو دوسری سائیڈ سے بھی بولیں گے -

میاں رضا ربانی - جناب ! میں یہی آپ سے عرض کر رہا ہوں - ادھر سے بھی اور ادھر سے
بھی بولیں - اور اس کے بعد جناب
let me make one thing very clear. The commitment that we gave that we will finish the presidential debate on Friday, we will do that.

Mr. Chairman: Not only that,we will start on Thursday.

Mian Raza Rabbani: Sir, we will start on Thursday.

جناب چیئرمین-اس میں بھی دیکھیں

in that everything is open. All these matters can be again brought up. I feel we have sufficient arguments on that from both sides.

دوسرا یہ ہے کہ

now the matter is likely to be taken up by the Chief Election Commissioner and in the Supreme Court

تو مناسب ہے کہ

let this forum deal with it.

Mian Raza Rabbani: Sir, this matter, at least on Wednesday and may be a little bit on Thursday....

On Thursday I will not allow...

جناب چیئرمین - نہیں - نہیں، Thursday کو I will not allow, absolutely I am
quite sure. I will not allow on Thursday. اگر Thursday کرنا چاہتے ہیں---

میاں رضا ربانی- آپ میری بات تو سن لیں--

Mr. Chairman: I have fixed the date on the President's Address, so, I will not allow on Thursday.......

میاں رضا ربانی - یہ بالکل صحیح ہے۔

جناب چیئرمین، بدھ کو اگر آپ کرنا چاہتے ہیں---

میاں رضا ربانی - جناب ! آپ میری بات تو سن لیں -

جناب چیئرمین - نہیں، میں Thursday کے بارے میں نہیں سنوں گا۔

میاں رضا ربانی - جناب ! آپ میری بات ایک منٹ سن لیں -

جناب چیئرمین - میں یہ بات نہیں سنوں گا کہ any other agenda that the one I have laid down, let me be a little strict on these things. بدھ کو اگر آپ چاہتے ہیں تو OK, but my humble suggestion would be.....

Mian Raza Rabbani: Sir, please listen to me, we will commence the Presidential debate in the morning session on Thursday, there is no difference of opinion in this, yes, after the Question Hour we will commence that. As far as our People's Party is concerned, we are also ready to curtail our speakers on the Presidential Address.

Mr. Chairman: No, once the Presidential debate starts there will be no other item taken on that day. I will follow the rules, I will not take up any other item.

Mian Raza Rabbani: Sir, please, we can have another session, afternoon session we can have------

جناب چیئرمین ، دیکھیں‘ اس کے بعد یہ ہوتا ہے ‘ اصول یہ ہے let us follow the rules. ہم نے President's address پر جب debate شروع کرنی ہے تو اس دوران کوئی آئٹم نہیں ہو گا‘ اس کے بعد آپ جو مرضی آئے کریں‘ we can take لیکن ---

میاں رضا ربانی - لیکن ایک سیشن اگر Thursday کو کرنا پڑے تو ----

جناب چیئرمین - نہیں please, please غلط بات نہ کروائیں مجھ سے - Wednesday کو اگر آپ س پر کوئی بات کرنا چاہتے ہیں تو my humble suggestion would be کہ چونکہ بہت بحث ہو چکی ہے let us wind it up and you can take up these matters if you like during the debate on President 's Address. یہ معاملے آسکتے ہیں‘ general debate ہے -

میاں رضا ربانی - اچھا Wednesday کو تو رکھیں -

جناب چیئرمین ، یعنی if you want to, fine, because Private Member's Day

ہے ' اگر آپ کرنا چاہتے ہیں تو کر لیں۔

میاں رضا ربانی - Wednesday کو تو رکھ لیں -

جناب چیئرمین - جی Ok -

میاں محمد یٰسین خان وٹو - اس دن جس طرح آپ مناسب سمجھیں گے ' آپ ---

جناب چیئرمین - ٹھیک ہے that is up to you لیکن I want to make it very clear and I think, you should support me in this that we would follow some rules. Once we start the debate on Thursday, we will only take up the President's Address and finish it. اس کے بعد پھر آپ کر لیں - So, let us do something according to some plan. تو کچھ کریں please help me in this, نہیں ' please help me. اب پچھلی دفعہ پورا سال چلا ہے. President's address. ' مذاق بن گیا تھا۔

میاں رضا ربانی - وہ تو ان کی غلطی ہے -

جناب چیئرمین - نہیں غلطی میری ہے - سب سے بڑی غلطی میری ہے -

(مداخلت)

جناب چیئرمین؛ میری غلطی اس لئے ہے کہ ...I allowed things

میاں رضا ربانی - آپ کی غلطی نہیں ہے - انہوں نے اجلاس ہی نہیں بلایا پچھلے سال ' آپ کی کیا غلطی ہے -

جناب چیئرمین - میری غلطی اس لئے ہے کہ time fix نہیں کیا ' تاریخ fix نہیں کی ' I accept my fault.

میاں رضا ربانی - جناب ! حکومت نے اجلاس ہی نہیں بلایا - پچھلا سارا سال ریکوزیشن پر چلتا رہا۔

Mr. Chairman: So, now the House is adjourned till Wednesday, which will be... کیا تاریخ ہو گی ' جی 28 - جی بتائیں ' بتائیں - چلیں فٹافٹ بتائیں - بتائیں جی - ایک منٹ پہلے ان کی

بات سن لیں۔ کیا مسئلہ ہو گیا ہے۔ مجھے لکھ کر دے دیں۔ کیا point of order ہے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ ۔ جناب! اس معزز ایوان میں کوٹہ سسٹم کے لئے ترمیمی بل پیش ہوا۔ یہ وزیر قانون ---

جناب چیئرمین ۔ جی واقعی this is an important issue. کوٹہ سسٹم کے بارے میں constitutional amendment جس پر consensus معلوم ہوتا ہے وہ کیوں delay ہو رہا ہے because I believe new enterance are again getting affected by this. راجہ صاحب! آپ اس کو ہینڈل کر رہے ہیں۔ ٹھیک ہے، ٹھیک ہے this is very important point. راجہ صاحب! آپ کو تو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے، on the کوٹہ سسٹم بل۔

میاں رضا ربانی، جی نہیں I dont think, we would have any problem.

جناب چیئرمین، مجھے لگتا نہیں ہے کہ اس میں کوئی پرابلم ہے۔

راجہ محمد ظفر الحق ۔ ماسوائے ایک آدھ پارٹی کے۔

جناب چیئرمین ۔ میرے خیال میں ایم کیو ایم کو شاید کوئی -----

راجہ محمد ظفر الحق ۔ جی ان کی reservations ہیں، باقی کسی کو اعتراض نہیں ہے۔ وہ ڈرافٹ بھی تیار ہو چکا ہے اور اس ڈرافٹ کی ایک رف کاپی میں نے رضا ربانی صاحب کو دی تھی۔

جناب چیئرمین ۔ میرے خیال میں اس کو 7 مئی کے بعد لے آئیں because it is affecting the whole country.

راجہ محمد ظفر الحق ۔ بالکل ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین ۔ وہ ہو گیا۔ 7 مئی کے بعد آ جائے گا اور پھر ensure کریں اپنے ساتھیوں کی حاضری تا کہ اس کو پاس کر سکیں۔ جناب حبیب جالب صاحب! بالکل چھوٹا point of order ہو۔

RE: ALLOCATION OF SAVOR FUND TO BALOCHISTAN.

جناب حبیب جالب بلوچ ۔ جناب میرا point of order بالکل مختصر ہے، Minister for Sports, Culture and Tourism بھی بیٹھے ہیں، پہلا نقطہ یہ ہے کہ بلوچستان میں ٹورازم کے لئے اہم spots ہیں جن کی ہم نے نشاندہی کی تھی، گوادر ہے جس میں خاص طور پر جیونی ہے اور زیارت پہلے ہی اس میں شامل ہے، تو ایک تو یہ تھا اور دوسری بات ہے سپورٹس اینڈ کلچر کے حوالے سے کہ زاہد خان کے سوال کے جواب میں assurance دی گئی تھی، وٹو صاحب نے بھی assurancc دی تھی کہ سیور فنڈز میں گزشتہ سال بلوچستان کے لئے سپورٹس کے حوالے سے کوئی فنڈ نہیں رکھا گیا تھا، سیور فنڈ میں سے 14 کروڑ روپے رہ گئے تھے اور assurance یہ دی گئی تھی کہ وہ بلوچستان کو اس بار دیئے جائیں گے اور وہ بھی سپورٹس کمپلیکسیز کی شکل میں یا بہتر انداز میں utilize ہوں گے۔ تو چونکہ سپورٹس منسٹر بھی موجود ہیں میں ان سے یہ کہوں گا کہ وہ یہ فنڈ بلوچستان کے عوام کو دیں کیونکہ یہ منشیات سے بچاؤ کا بہترین طریقہ ہے۔

جناب چیئرمین۔-جی

Mr. Mushahid Hussain Syed: Thank you very much.

ویسے تو میں نے ان کو invite کیا ہے اور یہ 26 Monday, تاریخ کو holidays کے دوران دس بجے میرے گھر آ رہے ہیں we will discuss all these issues لیکن on the record دو تین چیزیں ہیں - ایک تو پرسوں میں نے میٹنگ بلائی تھی جہاں ان کے colleague عبدالغفور کل متی صاحب جو Minister for Sports ہیں بلوچستان کے وہ آئے تھے specially جو چاغی کی celebrations ہم کر رہے ہیں اس میں بلوچستان کا بڑا اہم roll ہو گا بلکہ بلوچستان کی اہمیت ہو رہی ہے کہ چاغی کی celebrations ہو رہی ہیں اور ان کے بی این پی کے ممبر عبدالغفور کل متی صاحب Minister کو specially میں نے بلایا تھا، ان سے بات ہوئی تھی No.1 and No.2 میں نے کہنا تھا کہ پاکستان سپورٹس بورڈ کی ایگزیکٹیو کمیٹی بنائی ہے، بلوچستان سے ہم نے nominate کیا ہے میر ظفر اللہ خان جمالی صاحب کو جو Vice President ہیں ہاکی فیڈریشن کے، وہ بھی roll play کریں گے ۔ تیسری بات میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ 29 اپریل کو انشااللہ تین وزراء، وزیراعظم کی ہدایت پر کراچی سے گوادر جائیں گے by road coastal Highway پر، جس میں میں راجہ نادر پرویز صاحب اور احسن اقبال صاحب ہوں گے اور چھ tourist مقامات ہم خود دیکھیں گے۔ یہ پہلی دفعہ ہوا ہے ۔ یہ بڑا project 50 Kilometers کا ہے ہم چلیں گے 29th April morning کو کراچی سے اور we will travel all the way by road to Gawadar,overnight stay اورمارا میں ہوگا اور میں ان

نکو invite بھی کرتا ہوں join us in the big caravan of discovery. Balochistan is the way of the future ,21st Century. پاکستان کی جو best development will be in Balochistan and I would aske please take part in the leadership of Prime Minister Mian Muhammad Nawaz Sharif`

جناب چیئرمین۔ بیگم تہمینہ دولتانہ صاحبہ۔ آپ کا کیا پوائنٹ ہے۔ مختصر کریں۔

بیگم تہمینہ دولتانہ۔ جی مختصر ہے انہوں نے بات کی ہے، ابھی نظم انہوں نے سنائی ہے۔ اصل میں وہ frustrate ہیں۔ جہانگیر بدر صاحب اپنی فکر کریں۔ دولتانوں کو تو جب تک ووٹ پڑتے رہیں گے، وہ آتے رہیں گے۔ ان کو اتنی تکلیف ہے۔ یہ اپنے ووٹوں کا فکر کریں۔ بے نظیر کی یہ فکر کریں۔ ان کو نواز شریف کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ He has also come with the mandate of the people, as long he gets the mandate, he will come, as we get the mandate, we will come.The day the mandate is over, they need to worry.Thank you very much .

جناب چیئرمین۔ جی عابد حسین الحسینی۔ جی مختصر بات کریں، پھر راشدی صاحب بات کریں گے۔ جی جناب عابد صاحب۔

(interruption)

Mr Chairman: I think it is too democratic .

وہ بھی ٹھیک ہے۔ آپس میں ہو لیکن احترام بھی ہو اور اس کے بعد دوستی بھی۔ جی جناب علامہ صاحب۔

سید عابد حسین الحسینی۔ جناب والا! کل ایک مرتبہ پھر تکرار ہوئی ہے۔ البتہ محرم سے پہلے جو واقعات تھے وہ ہوتے رہتے تھے۔ حکومت نے بھی کچھ ایسے اقدامات کیے تھے کہ کچھ وقت تک خاموشی رہی لیکن محرم کے حوالے سے حکومت کا یہ دعوٰی تھا کہ ہم فوج کے حوالے سے یا دوسرے انتظامات کے حوالے سے امام بارگاہوں کی حفاظت کریں گے، مساجد کی حفاظت کریں گے۔ اب میں یہ بھی نہیں جانتا کہ آپ کے توسط سے کس کی خدمت میں یہ عرض کروں، کون سی وزارت ہے کہ وہ اس بات کے ساتھ مربوط ہو اور میں ان کی خدمت میں عرض کروں۔ کل ایک واقعہ ہوا ہے جس میں 14 افراد زخمی ہوئے ہیں اور ان میں سے دو کی حالت تشویش ناک بتائی جاتی ہے ہم یہ بات واضح طور پر کہہ دیں کہ حکومت اس بارے میں مخلص نہیں ہے۔ کچھ اقدامات ایسے ہوئے تھے جن کی وجہ سے کافی خاموشی ہوئی تھی۔ اب حکومت نے

پھر اپنے مخلص ہونے کا ثبوت نہیں دیا اور اس مسئلے میں سنجیدہ نہیں ہے۔ اگر سنجیدہ ہوتی تو پھر یہ م
نہ ہوتے۔ ہم یہ پوچھنا چاہیں گے کہ یہ مسائل کب تک پیدا ہوتے رہیں گے اور کب تک ہم انہی باتو
اپنا وقت اس مقدس ایوان میں ضائع کرتے رہیں گے حالانکہ اور بھی بہت ساری باتیں کرنے کی ہوتی
افسوس کی بات یہ ہے کہ بدقسمتی سے ہمیں بہت سارا وقت انہی باتوں پر صرف کرنا پڑتا ہے۔

جناب چیئرمین۔ او کے۔ ان کی باتیں نوٹ کر لیں۔ وزیر صاحب آئیں تو ان کو
دیں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جیسے کہ فاضل ممبر صاحب نے فرمایا ہے حکومت اس سلسلے میں
پوری کوشش کر رہی ہے کہ ایسے ناخوشگوار واقعات نہ ہوں۔ اگر کہیں ہوا ہے تو وہ اس کے ذمے دار ہیں۔
ان کے خلاف ایکشن لیا جائے گا اور انشاء اللہ باقی سارا آپ کے علم میں ہے کہ علماء سے بھی رابطہ کیا گیا
ہے۔ اور ہر طریقے سے کوشش کی جاری ہے۔ انتظامی طور پر بھی علماء کے آپس میں مل کر، بات کر ک
بھی کوشش کی گئی ہے کہ محرم کے، عاشورہ کے دن احترام کے ساتھ مکمل ہوں اور کوئی ایسا واقعہ پیش
آئے۔

جناب چیئرمین۔ راشدی صاحب! جمعہ کی نماز کا ٹائم ہو رہا ہے۔

جناب حسین شاہ راشدی۔ جناب! آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ میں زیا
کوشش کرتا ہوں کہ نہ بولوں اور آپ کا بھی یہ فرمانا ہوتا ہے کہ حوصلہ رکھو، تو نہ بول کر میں نے اتنا
جمع کیا ہے کہ اب اپنے ہی حوصلے کے تلے دبا جا رہا ہوں۔ میری گزارش یہ ہے کہ کبھی کبھار مجھے بھی
دیا کریں۔

جناب چیئرمین۔ President's Address پر آپ open کریں۔

جناب حسین شاہ راشدی۔ نہیں جناب! میں open نہیں کروں گا، میں پہلے تو ا
بات کروں گا، جو یہ point of order چل رہا ہے۔

جناب چیئرمین۔ تو پھر Wednesday کو کر لیں۔

جناب حسین شاہ راشدی۔ Wednesday کو آپ مجھے براہ کرم موقع دیں، میر
حوصلے کی تلقین میں مارا جا رہا ہوں۔

جناب چیئرمین - ٹھیک ہے Wednesday کو آپ شروع کر دیں - انشاء اللہ Wednesday کو اس مسئلے کو ختم کر دیں گے -

جناب حسین شاہ راشدی - اور میں جامع تقریر کروں گا، دل کھول کر -

جناب چیئرمین - دل کھول کر کریں لیکن یہ نہیں ہے کہ اس دن ختم کرنا ہے اور آپ دو گھنٹے لگائیں - دل کھول کر کا مطلب یہ ہے کہ چلیں دس منٹ بات کر لیں - لیکن یہ ہے کہ اس دن we have to wind it up کیونکہ کوئی چیز President debate کی طرح پڑی رہے تو سال چل سکتی ہے، اس میں کیا ہے -

Mr. Hussain Shah Rashdi: Sir, I quite agree, I will be very cooperative.

جناب چیئرمین - یہ تلخ بات بھی کرتے ہیں تو بڑی خوبصورتی سے - پتا ہی نہیں چلتا کیا کہہ گئے ہیں -

ڈاکٹر صفدر علی عباسی - بعد میں پتا چلتا ہے کہ کیا کہا ہے -

جناب چیئرمین - ہاں جی بعد میں پتا چلتا ہے - O.K. جناب -

So, the House is adjourned to meet on Wednesday, 28th April, 1999, at 5. 00 p.m.

[The House then adjourned to meet again at five of the clock in the evening on Wednesday, the 28th April, 1999.]
